خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 02/ جنوری 2023ء | 09/ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 02/ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:01

ارشاد باری تعالیٰ

وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۱﴾

(بنی اسرائیل:81)

ترجمہ: اور تو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور تو مجھے اپنی جناب سے طاقتور مددگار عطا فرما۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

اس لحاظ سے سب سے پہلے تو میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔ ہم ہر سال کی مبارکباد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں۔ اسکی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی نشاندہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام ترصلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ یکم جنوری 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ))

اس شمارہ میں

- متفرق اشعار (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز

فرمانِ رسولؐ

اَللّٰھُمَّ أَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِیْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ، وَجِوَارٍ مِنَ الشَّیْطَانِ

(الطبرانی الاوسط:۶۲۴۱)

’’نئے سال یا مہینے کی آمد پہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے تھے: اے اللہ! ہمیں اس میں امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ داخل فرما۔ شیطان کے حملوں سے بچا اور رحمن کی رضامندی عطاء فرما۔‘‘

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

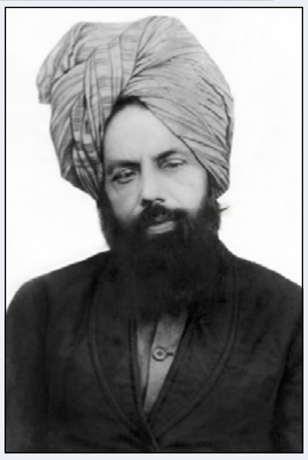

توبہ کا دن جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک ہے

’’سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ مِنجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بیشک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے، مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش، ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پرواہ کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کے لیے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اُسے غنیمت سمجھتے۔ **وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟** میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اُسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لیے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہو گا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اب اس کے فضل سے اُس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ (البقرہ:223) بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے، بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہدِ صلح باندھ لے اور اس کے احکام کے لیے اپنا سر خم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جاوے گا۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 147-149 ایڈیشن 1984ء)

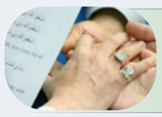

دربارِ خلافت

نیا سال منانے کا اسلامی طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہم مسلمان تو قمری سال سے بھی سال شروع کرتے ہیں اور شمسی سال سے بھی۔ یہ قمری سال صرف مسلمانوں میں ہی نہیں ہے بلکہ بہت سی قوموں میں پرانے زمانے میں قمری سال سے ہی سال شروع کیا جاتا تھا۔ چینیوں میں بھی یہ رواج ہے، ہندوؤں میں بھی ہے اَور قوموں میں بھی ہے۔ بہت سے مذہبوں میں پایا جاتا ہے اور اسلام سے پہلے عرب میں بھی دنوں کے حساب کے لئے قمری کیلنڈر ہی رائج تھا۔ بہرحال دنیا میں عام طور پر یہ گریگورین کیلنڈر رائج ہے اور سب اس کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہر قوم اور ہر ملک نے اس کیلنڈر کو اپنے دن اور مہینوں کے حساب کے لئے اپنا لیا ہے تو اسی وجہ سے دنیا میں ہر سال ہر جگہ اس کے حساب سے یکم جنوری سے سال شروع ہوتا ہے اور 31/ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ بہرحال سال آتے ہیں، بارہ مہینے گزرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں چاہے قمری مہینے کے سال ہوں یا یہ جو رائج کیلنڈر ہے گریگورین کیلنڈر اس کے سال ہوں۔ لیکن دنیا والے چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا غیر مسلموں میں سے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو دنیاوی غُل غپاڑے اور ہاؤ ہُو اور دنیاوی تسکین کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31/ دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور وغل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات صرف شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاگتے ہیں۔ گویا گزشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800-801۔ حدیث محمود بن لبید حدیث نمبر 24036۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چُھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں۔ اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے، فرمایا کہ:

’’توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس اس معیار کو سامنے رکھ کر جائزے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 30/ دسمبر 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

متفرق اشعار

منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

نہیں محصور ہر گز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 401 مطبوعہ 1884ء)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(اعلان مطبوعہ ریاض ہند امرتسر 22/ مارچ 1886ء)

جس نے پیدا کیا وہی جانے
دوسرا کیونکر اُس کو پہچانے
غیر کو غیر کی خبر کیا ہو
نظر دور کارگر کیا ہو

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 184 مطبوعہ 1886ء)

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدَل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا

ہم نے اُلفت میں تری بار اُٹھایا کیا کیا
تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 665 مطبوعہ 1891ء)

پیش گوئی کا جب انجام ہُوَیدا ہو گا!
قُدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہو گا

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 281 مطبوعہ 1893ء)

لوگوں کے بغضوں سے اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اُس کا خدا ہوتا ہے
بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جُدا ہوتا ہے

(حاشیہ اشتہار مع معیار الاخیار والاشرار مطبوعہ 17 مارچ 1894ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30/ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین اداؤں پر جب نظر پڑتی تو دل سینہ میں اچھلتا ہے اور فریفتہ ہونے لگتا ہے اور بے اختیار دل سے یہ آواز اٹھتی ہے کہ ہماری جانیں، ہمارے اموال، ہماری اولادیں تیرے قدموں پر نثار! اے اللہ کے رسولؐ! تجھ پر لاکھوں درود اور کروڑوں سلام، اے وہ کہ جس کے حسن و احسان کا سمندر بے کنارہ تھا اور لافانی تھا۔ اے اللہ کے رسولؐ! تجھ پر لاکھوں درود اور کروڑوں سلام، زمین و آسمان کے واحد و یگانہ خدا کی قسم! زمین و آسمان میں اِس کی تمام مخلوق میں تُو واحد و یگانہ ہے، تجھ سا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد ارشاد فرمایا! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذکر کے اختتام پر مَیں نے بتایا تھا کہ بدری صحابہ کا ذکر تو اب ختم ہوا لیکن بعض صحابہ جن کے بارہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اُن کی کچھ باتیں یا تفاصیل بعد میں سامنے آئیں ہیں جنہیں یا تو مَیں کسی وقت بیان کروں گا یا جب اِن کی اشاعت ہو گی اُس میں آ جائیں گی۔

بعض لوگ لکھ رہے ہیں ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے

اِس تاریخ کو سن کر، خطبات میں بھی حصہ بیان ہو جائے، اِس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اِسے بھی چند خطبات میں بیان کر دوں تا اِس ذریعہ سے بھی لوگوں کے علم میں یہ باتیں آ جائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگ یہ باتیں سن سکیں۔ بہرحال اِس ضمن میں پہلا ذکر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپؓ آنحضرتؐ کے چچا اور آپؐ کے بہت پیارے تھے، جس کا اظہار آپؐ کی مختلف باتوں اور حضرت حمزہؓ کی شہادت کے وقت آپؐ کے ردعمل سے ہوتا ہے۔

نبی کریمؐ کو حمزہ نام بہت پسند تھا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اُنہوں نے پوچھا کہ ہم اِس کا نام کیا رکھیں؟ آپؐ نے فرمایا! اِس کا نام حمزہ بن عبد المطلب کے نام پر رکھو جو کہ مجھے سب ناموں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

ازواج و اَولاد

الطبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ حضرت حمزہؓ کی ایک شادی الملہ بن مالک جو قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اُن کی بیٹی سے ہوئی جن سے یعلیٰ اور عامر پیدا ہوئے، اپنے بیٹے یعلیٰ کے نام پر ہی آپؓ کی ایک کنیت ابو یعلیٰ تھی، آپؓ کی دوسری زوجہ خولہ بنت قیس انصاریہ سے عمّارہ کی ولادت ہوئی جن کے نام پر آپؓ نے اپنی کنیت ابو عمّارہ رکھی تھی۔ آپؓ کی ایک شادی حضرت اسماءؓ بنت عمیس کی بہن حضرت سلمیٰ بنت عمیس سے ہوئی جن کے بطن سے ایک بیٹی حضرت اُمامہ کی پیدائش ہوئی، یہ وہی اُمامہ ہیں جن کے بارہ میں حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم میں نزاع ہوا تھا، اِن میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حضرت اُمامہ اُس کے پاس رہیں مگر نبی کریمؐ نے حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے حق میں فیصلہ فرمایا تھا کیونکہ حضرت اُمامہ کی خالہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس آپؓ کی زوجیت میں تھیں۔ آپؓ کے بیٹے یعلیٰ کی اولاد میں عمّارہ، فضل، زبیر، عقیل اور محمد تھے مگر سب فوت ہو گئے اور آپ کی نہ ہی اولاد زندہ رہی اور نہ ہی نسل چل سکی۔

خالہ بمنزلہ ماں ہے

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے مؤخر الذکر تینوں اصحابؓ کے مابین نزاع کے پس منظر کی تفصیل مذکورہ از بخاری بیان کی نیز بطور تصفیہ اُمامہ کے بارہ میں نبی کریمؐ کے فیصلہ کا تذکرہ کیا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس رہے اور خالہ بمنزلہ ماں ہے اور علیؓ سے کہا! تم میرے ہو اور مَیں تمہارا ہوں اور جعفرؓ سے کہا! تم سیرت اور صورت میں مجھ سے ملتے جلتے ہو اور زیدؓ سے کہا! تم ہمارے بھائی ہو اَور دوست ہو۔ علیؓ نے کہا! کیا آپؐ حمزہؓ کی بیٹی سے شادی نہیں کر لیتے؟ آپؐ نے فرمایا! وہ میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے، مَیں اُس کا چچا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تصریح فرمائی! یہ چھوٹے چھوٹے مسائل بھی اِن واقعات میں حل ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ قضاء میں مقدمے آتے ہیں کہ خالہ کے پاس کیوں جائے، نانی کے پاس کیوں جائے تو یہ فیصلے ہو گئے یہاں۔

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے متعلق الرّوض الاُنف میں لکھا ہے ابن اسحٰق رحمہ اللہ کے علاوہ بعض نے آپؓ کے اسلام لانے کے متعلق ایک بات کا اضافہ کیا ہے، آپؓ بیان فرماتے ہیں: جب مجھ پر غصہ غالب آ گیا (لونڈی کے کہنے پر) اور مَیں نے کہہ دیا کہ مَیں آپؐ کے دین پر ہوں، بعد میں مجھے ندامت ہوئی کہ مَیں نے اپنے آباء و اجداد اور قوم کے دین کو چھوڑ دیا ہے اور مَیں نے اِس عظیم معاملہ کے متعلق شکوک وشبہات میں اِس طرح رات گزاری کہ لمحہ بھر سو نہ پایا، پھر مَیں خانہ کعبہ کے پاس آیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی کہ وہ میرے سینہ کو حق کے لئے کھول دے اور مجھ سے شکوک وشبہات کو دُور کر دے، مَیں نے ابھی دعاء ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا اور میرا دل یقین سے بھر گیا۔ پھر صبح کو مَیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اَور اپنی تمام حالت بیان کی جس پر آپؐ نے میرے حق میں دعاء فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثبات قدم بخشے۔

مختلف غزوات میں سعادت علمبرداریؐ

مزید برآں حضور انور ایدہ اللہ نے غزوۂ ابواء (وہ مقام جہاں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا اور وہ پہلا غزوہ جس میں آپؐ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی)، غزوۂ عُشیرہ اور غزوۂ بنو قینقاع میں آپؓ کی شرکت اور سعادت علمبرداری رسول اللہؐ (سفید رنگ کا جھنڈا اٹھایا تھا آپؓ نے) نیز غزوۂ بدر میں انفرادی مبارزطلبی پر اپنے مدمقابل عُتبہ کے علاوہ طُعیمہ بن عدی سردار قریش کو بھی قتل کرنے کا تذکرہ فرمایا۔

غزوۂ اُحد میں شہادت

اِس کی خبر پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بذریعہ رؤیا دے دی تھی چنانچہ حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے: آپؐ نے فرمایا! مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مینڈھے کا پیچھا کر رہا ہوں اور یہ کہ میری تلوار کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے تو مَیں نے یہ تعبیر کی کہ قوم کے مینڈھے کو قتل کروں گا (یعنی اُن کے سپہ سالار کو) اور تلوار کے کنارے کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ میرے خاندان کا کوئی آدمی ہے۔ پھر آپؓ کو شہید کر دیا گیا اور رسول اللہؐ نے علمبردار مشرکین طلحہ کو قتل کیا۔

آپؓ کا مُثلہ کیا گیا تھا

شکل بگاڑی گئی تھی، ناک، کان کاٹے گئے تھے، پیٹ چاک کیا گیا تھا۔ جب

نبی کریمؐ نے اُن کی یہ حالت دیکھی تو آپؐ کو شدید رنج ہوا اَور فرمایا! اگر اللہ نے مجھے قریش پر کامیابی دی تو مَیں اُن کے تیس آدمیوں کا مُثلہ کروں گا جبکہ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا! اُن کے ستر آدمیوں کا مُثلہ کروں گا۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَہُوَ خَیۡرٌ لِّلصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۲۷﴾ (النّحل: 127) اور اگر تم سزاء دو تو اِتنی ہی سزاء دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے، اِس پر رسول اللہؐ نے فرمایا! صبر کریں گے اور اپنی قسم کا کفارہ اداء کر دیا۔

حمزہ جنت میں تخت پر ٹیک لگائے ہوئے

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا! کل رات جب مَیں جنت میں داخل ہوا (نظارہ دیکھا آپؐ نے) تو مَیں نے دیکھا کہ جعفر فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں جبکہ حمزہ تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

آنحضرتؐ کے اِس واقعہ سے خلق عظیم کا بھی پتا چلتا ہے

آنحضرتؐ کی آپؓ کی شہادت اور نعش دیکھ کر اظہار جذبات اور نمونۂ صبر نہ صرف خود دکھانا بلکہ آپؓ کی بہن اور اپنی پھوپھی کو بھی اِس کا پابند کرنا پھر نوحہ کرنے والی انصاری عورتوں کو نوحہ سے روکنے کا واقعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرّابعؒ (قبل از خلافت تقریر برموقع جلسۂ سالانہ) حضور انور ایدہ اللہ نے پیش کیا: آنحضورؐ کو حضرت حمزہؓ سے جو پیار تھا اِس کا اظہار اِن الفاظ سے ہوتا ہے جو اُحد کی شام آنحضورؐ نے حضرت حمزہؓ کی نعش پر کھڑے ہو کر فرمائے۔ اے حمزہ! مجھے آج جو غصہ ہے اور جو تکلیف تیرے مقتل پر کھڑے ہو کر پہنچی ہے، اللہ آئندہ کبھی مجھے ایسی تکلیف نہ دکھائے گا۔۔۔

آنحضورؐ کے قدموں پر ہماری جانیں نثار ہوں

کس شان کا معلّم اخلاق تھا جو روحانیت کے آسمان سے ہمیں دین سکھانے نازل ہوا، کیسا صاحب بصیرت اور زیرک تھا یہ نصیحت کرنے والا جس کی نظر انسانی فطرت کے پاتال تک گزر جاتی تھی، اگر اُس وقت آنحضورؐ انصار بیبیوں کو نوحہ کرنے سے منع فرما دیتے جب وہ اپنے شہیدوں کا نوحہ کر رہی تھیں تو بعض شاید دلوں پر یہ شاق گزرتا اور یہ صبر اُن کے لئے صبر آزماء ہو جاتا لیکن دیکھو! کیسے حکیمانہ انداز میں پہلے اُن کے ماتم کا رخ اپنے چچا حمزہؓ کی طرف پھیرا، پھر جب نوحہ سے منع فرمایا تو گویا اپنے چچا کے نوحہ سے منع فرمایا۔ اللہ کا انتخاب، اللہ کا انتخاب ہے۔ دیکھو! اپنی مخلوق کے لئے کس شان کا نصیحت کرنے والا بھیجا اللہ تعالیٰ نے جو انسانی فطرت کی باریکیوں اور لطافتوں سے خوب آشنا تھا اور اپنے غلاموں کے لطیف جذبات کا کیسا خیال رکھنے والا تھا۔

اللہ تعالیٰ نئے سال کی ساری برکات سے ہمیں نوازے

خطبۂ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا! پرسوں نیا سال بھی اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ شروع ہو رہا ہے، دعائیں کریں اللہ تعالیٰ نئے سال کی ساری برکات سے ہمیں نوازے، جماعت کے لئے بھی ہر لحاظ سے یہ بابرکت ہو، دشمن کے تمام منصوبوں کو اللہ تعالیٰ خاک میں ملا دے اور دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اِسی طرح دنیا کے لئے عمومی طور پر دعاء کریں کہ جنگوں سے اللہ تعالیٰ اِن کو بچائے، حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے جا رہے ہیں اور تباہی منہ کھولے کھڑی ہے، کچھ پتا نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے بھی بہت دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں ہر قسم کے ظلم اور تعدی سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن۔ جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

”آپؓ کتابِ نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے“ (حضرت مسیح موعودؑ)

”آپؓ کے اوصاف حمیدہ آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں“

”حضرت صدیقؓ کی ذاتِ گرامی رجاء وخوف، خشیت وشوق اور انس و محبت کی جامع تھی اور آپ کا جوہرِ فطرت صدق وصفا میں اتم و اکمل تھا اور حضرت کبریاء کی طرف بکمال منقطع تھا“

”آپ کی روح کے جوہر میں صدق وصفا، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی خواہ سارا جہاں مرتد ہو جائے آپ ان کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے“

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں سے آپ کے سوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تا کہ وہ آپ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے“

”آپؓ کی تمام خوشی اعلائے کلمۂ اسلام اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھی“

”مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔“

”آپ نے اسلام کو ایک ناتواں اور بیکس اور نحیف ونزار ماؤف شخص کی طرح پایا تو آپ ماہروں کی طرح اس کی رونق اور شادابی کو دوبارہ واپس لانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹے ہوئے شخص کی طرح اپنی گم شدہ چیز کی تلاش میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ اسلام اپنے متناسب قد، اپنے ملائم رخسار، اپنی شادابی جمال اور اپنے صاف پانی کی مٹھاس کی طرف لوٹ آیا اور یہ سب کچھ اس بندۂ امین کے اخلاص کی وجہ سے ہوا“

”آپؓ کی فضیلت حکمِ سریع اور نصِ محکم سے ثابت ہے اور آپ کی بزرگی دلیل قطعی سے واضح ہے اور آپ کی صداقت روزِ روشن کی طرح درخشاں ہے۔ آپ نے آخرت کی نعمتوں کو پسند فرمایا اور دنیا کی ناز و نعمت کو ترک کر دیا۔ دوسروں میں سے کوئی بھی آپؓ کے ان فضائل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔“

”حضرت ابوبکرؓ اسلام کے آدمِ ثانی ہیں“

”آپ رضی اللہ عنہ معرفتِ تامہ رکھنے والے عارف باللہ، بڑے حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کے مالک تھے اور انکسار اور مسکینی کی وضع میں زندگی بسر کرتے تھے۔ بہت ہی عفو و درگزر کرنے والے اور مجسم شفقت و رحمت تھے“ آخرت کی نعمتوں کو پسند فرمایا
اور دنیا کی ناز و نعمت کو ترک کر دیا۔ دوسروں میں سے کوئی بھی آپؓ کے ان فضائل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔“

”آپؓ نبی تو نہ تھے مگر آپؓ میں رسولوں کے قویٰ موجود تھے۔ آپؓ کے اس صدق کی وجہ سے ہی چمن اسلام اپنی پوری رعنائیوں کی طرف لوٹ آیا اور تیروں کے صدمات کے بعد بارونق اور شاداب ہو گیا اور اس کے قسما قسم کے خوشنما پھول کھلے اور اس کی شاخیں گرد و غبار سے صاف ہو گئیں“

بدری صحابہؓ کے ذکر میں یہ آخری ذکر تھا جو چل رہا تھا وہ اب ختم ہوا... اللہ تعالیٰ ہمیں ان صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر طرف ستاروں کی طرح یہ ہماری راہنمائی کرنے والے ہوں اور جو معیار انہوں نے قائم کیے ہم بھی ان معیاروں کو قائم کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا ایمان افروز بیان

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

گذشتہ جمعہ، خطبہ میں مَیں نے آخر میں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات

پیش کیے تھے۔ اس بارے میں آپؑ کے کچھ مزید ارشادات ہیں، پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’بلاشبہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اس کارواں کے امیر تھے جس نے اللہ کی خاطر بلند چوٹیاں سر کیں اور انہوں نے متمدن اور بادیہ نشینوں کو حق کی دعوت دی یہاں تک کہ ان کی یہ دعوت دُور دراز ممالک تک پھیل گئی اور

ان دونوں کی خلافت میں بکثرت ثمرات اسلام ودیعت کئے گئے اور کئی طرح کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ کامل خوشبو سے معطر کی گئی۔

اور اسلام حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں مختلف اقسام کے (فتنوں کی) آگ سے الم رسیدہ تھا اور قریب تھا کہ کھلی کھلی غارت گریاں اس کی جماعت پر حملہ آور ہوں اور اس کے لُوٹ لینے پر فتح کے نعرے لگائیں۔ پس عین اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صدق کی وجہ سے ربِ جلیل اسلام کی مدد کو آپہنچا اور گہرے کنویں سے اس کا متاعِ عزیز نکالا۔ چنانچہ اسلام بدحالی کے انتہائی مقام سے بہتر حالت کی طرف لَوٹ آیا۔ پس انصاف ہم پر یہ لازم ٹھہراتا ہے کہ ہم اس مددگار کا شکریہ ادا کریں اور دشمنوں کی پرواہ نہ کریں۔ پس تُو اس شخص سے بے رخی نہ کر جس نے تیرے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور تیرے دین و دَر کی حفاظت کی اور اللہ کی خاطر تیری بہتری چاہی اور تجھ سے بدلہ نہ چاہا۔ تو پھر بڑے تعجب کا مقام ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی بزرگی سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے؟ اور یہ حقیقت ہے کہ

آپؓ کے اوصاف حمیدہ آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں

اور بلاشبہ ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے درخت کے پھل کھاتا اور آپ کے پڑھائے ہوئے علوم سے فیض یاب ہو رہا ہے۔ آپ نے ہمارے دین کے لئے فرقان اور ہماری دنیا کے لئے امن و امان عطا فرمایا اور جس نے اس سے انکار کیا تو اُس نے جھوٹ بولا اور ہلاکت اور شیطان سے جا ملا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اور جن لوگوں پر آپ کا مقام و مرتبہ مشتبہ رہا، ایسے لوگ عمداً خطا کار ہیں اور انہوں نے کثیر پانی کو قلیل جانا۔ پس وہ غصے سے اٹھے اور ایسے شخص کی تحقیر کی جو اول درجہ کا مکرم و محترم تھا۔‘‘

فرمایا ’’اور

حضرتِ صدیقؓ کی ذاتِ گرامی رجاء و خوف، خشیت و شوق اور انس و محبت کی جامع تھی اور آپ کا جوہرِ فطرت صدق و صفا میں اتم و اکمل تھا اور حضرت کبریاء کی طرف بکمال منقطع تھا۔

اور نفس اور اس کی لذات سے خالی اور ہوا و ہوس اور اس کے جذبات سے کلیۃً دور تھا اور آپ حد درجہ کے متبتّل تھے اور آپ سے اصلاح ہی صادر ہوئی اور آپؓ سے مومنوں کے لئے فلاح و بہبود ہی ظاہر ہوئی۔ آپ ایذا اور دکھ دینے کی تہمت سے پاک تھے۔ اس لئے تُو داخلی تنازعات کی طرف نہ دیکھ بلکہ انہیں بھلائی کی طرز پر محمول کر۔ کیا تو غور نہیں کرتا کہ وہ شخص جس نے اپنے رب کے احکامات اور خوشنودی سے اپنی توجہ اپنے بیٹے بیٹیوں کی طرف نہیں پھیری تا کہ وہ انہیں مالدار بنائیں یا انہیں اپنے عمّال میں سے بنائیں اور جس نے دنیا سے صرف اسی قدر حصہ لیا جتنا اس کی ضرورتوں کے لئے کافی تھا تو پھر تُو کیسے خیال کر سکتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ظلم روا رکھا ہو گا۔‘‘

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 79 تا 82)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’اللہ صدیق (اکبرؓ) پر رحمتیں نازل فرمائے کہ آپؓ نے اسلام کو زندہ کیا اور زندیقوں کو قتل کیا اور قیامت تک کے لئے اپنی نیکیوں کا فیضان جاری کر دیا۔ آپؓ بہت گریہ کرنے والے اور متبتّل الی اللہ تھے اور تضرع، دعا، اللہ کے حضور گرے رہنا، اس کے در پر گریہ و عاجزی سے جھکے رہنا اور اس کے آستانے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا آپ کی عادت میں سے تھا۔ آپ بحالتِ سجدہ دعا میں پورا زور لگاتے اور تلاوت کے وقت روتے تھے۔

آپؓ بلاشبہ اسلام اور مرسلین کے فخر ہیں۔ آپؓ کا جوہرِ فطرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوہرِ فطرت کے قریب تر تھا۔

آپؓ نبوت کی خوشبوؤں کو قبول کرنے کے لئے مستعد لوگوں میں سے اول تھے۔ حاشر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قیامت کی مانند جو حشر روحانی ظاہر ہوا آپؓ اس کے دیکھنے والوں میں سرفہرست تھے اور ان لوگوں میں سے پہلے تھے جنہوں نے مَیل سے اَٹی چادروں کو پاک وصاف پوشاکوں سے تبدیل کر دیا اور انبیاء کے اکثر خصائل میں انبیاء کے مشابہ تھے۔

ہم قرآن کریم میں آپؓ کے ذکر کے سوا کسی اَور (صحابی) کا ذکر بجز ظن و گمان کرنے والوں کے ظن کے قطعی اور یقینی طور پر موجود نہیں پاتے۔

اور ظن وہ چیز ہے جو حق کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ (حق کے) متلاشیوں کو سیراب کر سکتا ہے اور جس نے آپ سے دشمنی کی تو ایسے شخص اور حق کے درمیان ایک ایسا بند دروازہ حائل ہے جو کبھی بھی صدیقوں کے سردار کی طرف رجوع کئے بغیر نہ کھلے گا۔‘‘

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 99-100)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’صدیقؓ کی تخلیق مبدءِ فیضان کی طرف متوجہ ہونے اور رسولِ رحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کرنے کی صورت میں ہوئی۔ آپؓ صفاتِ نبوت کے ظہور کے تمام انسانوں سے زیادہ حق دار تھے اور حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بننے کے لئے اولیٰ تھے اور اپنے متبوعؑ کے ساتھ کامل اتحاد اور موافقتِ تامہ استوار کرنے کے اہل تھے۔ نیز یہ کہ وہ جملہ اخلاق، صفات و عادات اپنانے اور نفسی اور آفاقی تعلقات چھوڑنے میں آپ کے (ایسے کامل) مظہر تھے کہ تلواروں اور نیزوں کے زور سے بھی ان کے درمیان قطع تعلق واقع نہ ہو سکے اور آپ اس حالت پر ہمیشہ قائم رہے اور مصائب اور ڈرانے والے حالات، نیز لعنت ملامت میں سے کچھ بھی آپ کو بے قرار نہ کر سکے۔

آپ کی روح کے جوہر میں صدق وصفاء، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی۔ خواہ سارا جہاں مرتد ہو جائے آپ ان کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے۔

اور اسی وجہ سے اللہ نے نبیوں کے فوراً بعد صدیقوں کے ذکر کو رکھا اور فرمایا: فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ (النساء: 70) اور اس (آیت) میں صدیق (اکبرؓ) اور آپ کی دوسروں پر فضیلت کے اشارے ہیں کیونکہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں سے آپ کے سوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تا کہ وہ آپ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے۔

لہٰذا غور و فکر کرنے والوں کی طرح غور کر۔ اس آیت میں سالکوں کے لئے کمال کے مراتب اور ان کی اہلیت رکھنے والوں کی جانب بہت بڑا اشارہ ہے اور جب ہم نے اس آیت پر غور کیا اور سوچ کو انتہا تک پہنچایا تو یہ منکشف ہوا کہ یہ آیت (ابوبکر) صدیقؓ کے کمالات پر سب سے بڑی گواہ ہے اور اس میں ایک گہرا راز ہے جو ہر اس شخص پر منکشف ہوتا ہے جو تحقیق پر مائل ہوتا ہے۔ پس ابوبکرؓ وہ ہیں جنہیں رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانِ (مبارک) سے صدیق کا لقب عطا کیا گیا اور فرقانِ (حمید) نے صدیقوں کو انبیاء کے ساتھ ملایا ہے جیسا کہ اہلِ عقل پر پوشیدہ نہیں اور ہم صحابہؓ میں سے کسی ایک صحابی پر بھی اس لقب اور خطاب کا اطلاق نہیں پاتے۔ اس طرح صدیقِ امین کی فضیلت ثابت ہوگئی کیونکہ نبیوں کے بعد آپ کے نام کا ذکر کیا گیا ہے۔‘‘

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 104 تا 107)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’ابن خلدون کہتے ہیں کہ ’’جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی اور آپ پر غشی طاری ہوگئی تو آپؐ کی ازواج اور دیگر اہل بیت، عباس اور علی آنحضرتؐ کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر نماز کا وقت ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکر سے کہہ دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔‘‘ (الجزء الثانی صفحہ ۶۲) آپؐ

فرماتے ہیں کہ ’’ابن خلدون کہتے ہیں کہ ’’پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرنے کے بعد فرمایا: ابوبکر کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کردو! کیونکہ میں تمام صحابہ میں احسان میں کسی کو بھی ابوبکر سے زیادہ افضل نہیں جانتا۔‘‘ (الجزء الثانی صفحہ ۶۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ابن خلدون نے ذکر کیا ہے کہ ’’حضرت ابوبکرؓ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپؐ کے چہرے سے چادر ہٹائی اور آپؐ کو بوسہ دیا اور کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، اللہ نے جو موت آپؐ کے لیے مقدر کی تھی اس کا مزہ آپؐ نے چکھ لیا۔ لیکن اب اس کے بعد کبھی آپؐ پر موت نہیں آئے گی۔‘‘ (الجزء الثانی صفحہ ۶۲)

فرماتے ہیں کہ ’’اللہ کے لطیف احسانات میں سے جو اس نے آپؓ پر فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال قرب کی جو خصوصیت آپؓ کو حاصل تھی، جیسا کہ ابن خلدون نے بیان کیا ہے وہ یہ تھی کہ

ابوبکرؓ اسی چارپائی پر اٹھائے گئے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا گیا تھا اور آپؓ کی قبر کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرح ہموار بنایا گیا اور (صحابہ نے) آپؓ کی لحد کو نبی کریمؐ کی لحد کے بالکل قریب بنایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے متوازی رکھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آخری کلمہ ادا فرمایا وہ یہ تھا کہ (اے اللہ!) مجھے مسلم ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔ (صفحہ ۱۷۶)

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 189-190 حاشیہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوبکر ایک نادرِ روزگار، باخدا انسان تھے۔ جنہوں نے اندھیروں کے بعد اسلام کے چہرے کو تابانی بخشی اور آپ کی پوری کوشش یہی رہی کہ جس نے اسلام کو ترک کیا آپ نے اس سے مقابلہ کیا اور جس نے حق سے انکار کیا آپ نے اس سے جنگ کی اور جو اسلام کے گھر میں داخل ہوگیا تو اس سے نرمی اور شفقت کا سلوک کیا۔ آپ نے اشاعتِ اسلام کے لیے سختیاں برداشت کیں۔ آپ نے مخلوق کو نایاب موتی عطا کئے اور اپنے عزمِ مبارک سے بادیہ نشینوں کو معاشرت سکھائی اور ان شترِ بے مہاروں کو کھانے پینے، نشست و برخاست کے آداب اور نیکی کے راستوں کی تلاش اور جنگوں میں بہادری اور جوش کے ادب سکھائے اور آپ نے ہر طرف مایوسی دیکھ کر بھی کسی سے جنگ کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ آپ ہر مدمقابل سے نبرد آزما ہونے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہر بزدل اور بیمار شخص کی طرح آپ کو خیالات نے بہکایا نہیں۔ ہر فساد اور مصیبت کے موقع پر ثابت ہوگیا کہ آپ کوہِ رَضْوٰی (یہ مدینہ کا ایک پہاڑ ہے) سے زیادہ راسخ اور مضبوط ہیں۔ آپ نے ہر اس شخص کو جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تمام تعلقات کو پرے پھینک دیا۔

آپؓ کی تمام خوشی اعلائے کلمۂ اسلام اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھی۔

پس اپنے دین کی حفاظت کرنے والے حضرت ابوبکرؓ کا دامن تھام لے اور فضول گوئی چھوڑ دے۔

فرمایا کہ اور مَیں نے جو کچھ کہا ہے وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنے والے شخص کی طرح یا آباؤ اجداد کے خیالات کی تقلید کرنے والے کی طرح نہیں کہا بلکہ جب سے میرے قدم نے چلنا اور میرے قلم نے لکھنا شروع کیا مجھے یہی محبوب رہا کہ میں تحقیق کو اپنا مسلک اور غور و فکر کو اپنا مقصود بناؤں۔ میں نے پوری تحقیق کی ہے۔ فرمایا کہ چنانچہ میں ہر خبر کی چھان بین کرتا اور ہر ماہر علم سے پوچھتا۔ پس میں نے صدیقِ اکبر کو واقعی صدیق پایا اور تحقیق کی رو سے یہ امر مجھ پر منکشف ہوا جب میں نے آپ کو تمام اماموں کا امام اور دین اور امت کا چراغ پایا تب میں نے آپ کی رکاب کو مضبوطی سے تھام لیا اور آپ کی امان میں پناہ لی اور صالحین سے محبت کر کے اپنے رب کی رحمت حاصل کرنی چاہی۔ پس اس خدائے رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا۔ پناہ دی۔ میری تائید فرمائی اور میری تربیت کی اور مجھے معزز لوگوں میں سے بنایا اور اپنی رحمت خاص سے اس نے مجھے اس صدی کا مجدد اور مسیح موعود بنایا اور مجھے ملہمین میں سے بنایا۔ مجھ سے غم کو دُور کیا اور مجھے وہ کچھ عطا کیا جو دنیا جہان میں کسی اَور کو عطا نہیں کیا اور یہ سب اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی اور ان مقربین کی محبت کے طفیل حاصل ہوا ہے۔ اے اللہ! تو اپنے افضل الرسل اور اپنے خاتم الانبیاء اور دنیا کے تمام انسانوں سے بہتر وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیج۔

بخدا! حضرت ابوبکرؓ حرمین میں بھی اور دونوں قبروں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔

اس سے میری مراد ایک تو غار کی قبر ہے جس میں آپ بحالتِ اضطرار وفات یافتہ شخص کی طرح پناہ گزین ہوئے اور پھر دوسری وہ قبر جو مدینہ میں خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اس لیے صدیق اکبر کے مقام کو سمجھ اگر تو گہری سمجھ کا مالک ہے۔ اللہ نے آپ کی اور آپ کی خلافت کی قرآن میں توصیف فرمائی اور بہترین بیان سے آپ کی ستائش کی ہے۔ فرمایا: بلاشبہ آپ اللہ کے مقبول اور پسندیدہ ہیں اور آپ کی قدر و منزلت کی تحقیر کسی سر پھرے شخص کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔ آپ کی خلافت کے ذریعہ اسلام سے تمام خطرات دور ہو گئے۔ فرماتے ہیں: اور آپ کی رأفت سے مسلمانوں کی خوش بختی پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اگر خیر الانام کا صدیق، صدیقِ اکبر نہ ہوتا تو قریب تھا کہ اسلام کا ستون منہدم ہو جاتا۔

آپ نے اسلام کو ایک ناتواں اور بیکس اور نحیف و نزار ماؤف شخص کی طرح پایا تو آپ ماہروں کی طرح اس کی رونق اور شادابی کو دوبارہ واپس لانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹے ہوئے شخص کی طرح اپنی گم شدہ چیز کی تلاش میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ اسلام اپنے متناسب قد، اپنے ملائم رخسار، اپنی شادابئ جمال اور اپنے صاف پانی کی مٹھاس کی طرف لوٹ آیا اور یہ سب کچھ اس بندۂ امین کے اخلاص کی وجہ سے ہوا۔

آپ نے نفس کو مٹی میں ملایا اور حالت کو بدلا اور رحمان خدا کی خوشنودی کے سوا کسی صلہ کے طالب نہ ہوئے اور اسی حالت میں شب و روز آپ پر آئے۔ آپ بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈالنے والے، آفتوں کو دور کرنے والے اور صحرا کے میٹھے پھل والے درختوں کو بچانے والے تھے۔ خالص نصرتِ الٰہی آپ کے حصہ میں آئی اور یہ اللہ کے فضل اور رحم کی وجہ سے تھا اور اب ہم خدائے واحد پر توکل کرتے ہوئے کسی قدر شواہد کا ذکر کرتے ہیں تا کہ تجھ پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کیونکر آپ نے تند و تیز آندھیوں والے فتنوں اور جھلسانے والے شعلوں کے مصائب کو ختم کیا اور کس طرح آپ نے جنگ میں بڑے بڑے ماہر نیزہ بازوں اور شمشیر زنوں کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح آپ کی باطنی کیفیت آپ کے کارناموں سے ظاہر ہوگئی اور آپ کے اعمال نے آپ کے اوصافِ حمیدہ کی حقیقت پر گواہی دی۔ اللہ آپ کو بہترین جزا عطا کرے اور متقین کے ائمہ میں آپ کا حشر ہو اور اللہ اپنے ان محبوبوں کے صدقے ہم پر رحم فرمائے۔ اے نعمتوں اور عنایات کے مالک خدا! میری دعا قبول فرما۔ تُو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور تُو رحم کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

(ماخوذ از سر الخلافۃ (مترجم) صفحہ 185 تا 187 حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا۔ وہ زمانہ بڑا ابتلا کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدقِ ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔

آج جس قدر تم لوگ بیٹھے ہوئے ہو۔ اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلا ہم پر آجائے تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار ہوں۔

مثلاً گورنمنٹ کی طرف سے ہی یہ تفتیش شروع ہو جائے کہ کس کس شخص نے اس شخص کی بیعت کی ہے

تو کتنے ہوں گے جو دلیری کے ساتھ یہ کہہ دیں کہ ہم مبائعین میں داخل ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بات سن کر بعض لوگوں کے ہاتھ پاؤں سُن ہو جائیں گے اور ان کو فوراً اپنی جائدادوں اور رشتہ داروں کا خیال آ جائے گا کہ ان کو چھوڑنا پڑے گا۔“

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”مشکلات ہی کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا اور بہانہ سازی اس وقت تک دور ہی نہیں ہوتی۔ عملی طور پر جب مصیبت کا وقت ہو تو اس وقت ثابت قدم نکلنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے حواری اس آخری گھڑی میں جو ان کی مصیبت کی گھڑی تھی انہیں تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے اور بعض نے تو منہ کے سامنے ہی آپ پر لعنت کر دی۔“

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”... غرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صدق اس مصیبت کے وقت ظاہر ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کیا گیا۔ گو بعض کفار کی رائے اخراج کی بھی تھی مگر اصل مقصد اور کثرت رائے آپؐ کے قتل پر تھی۔ ایسی حالت میں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھلایا جو ابدالآباد تک کے لئے نمونہ رہے گا۔

اس مصیبت کی گھڑی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انتخاب ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت اور اعلیٰ وفاداری کی ایک زبردست دلیل ہے۔ دیکھو! اگر وائسرائے ہند کسی شخص کو کسی خاص کام کے لئے انتخاب کرلے تو اس کی رائے صائب اور بہتر ہو گی یا ایک چوکیدار کی؟“ وائسرائے اگر انتخاب کرے تو اس کی رائے صائب ہو گی یا ایک عام چوکیدار کی۔ فرماتے ہیں کہ ”ماننا پڑے گا کہ وائسرائے کا انتخاب بہرحال موزوں اور مناسب ہو گا کیونکہ جس حال میں کہ وہ سلطنت کی طرف سے نائب السلطنت مقرر کیا گیا ہے اور اس کی وفاداری، فراست اور پختہ کاری پر سلطنت نے اعتماد کیا ہے تب ہی تو زمام سلطنت اس کے ہاتھ میں دی ہے۔ پھر اس کی صائب تدبیری اور معاملہ فہمی کو پس پشت ڈال کر ایک چوکیدار کے انتخاب اور رائے کو صحیح سمجھ لینا نامناسب امر ہے۔

یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کا تھا۔ اس وقت آپ کے پاس 70-80 صحابہؓ موجود تھے جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر ان سب میں سے آپؐ نے اپنی رفاقت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی انتخاب کیا۔ اس میں سرّ کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ

نبی خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کا فہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف اور الہام سے بتا دیا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔

ابوبکرؓ اس ساعت عُسر میں آپ کے ساتھ ہوئے۔ یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا۔“

فرماتے ہیں ”... غرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا پورا ساتھ دیا اور ایک غار میں جس کو غارِ ثور کہتے ہیں آپ جا چھپے۔ شریر کفار جو آپؐ کی ایذارسانی کے لئے منصوبے کر چکے تھے تلاش کرتے ہوئے اس غار تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آ پہنچے ہیں اور اگر کسی نے ذرا بھی نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لے گا اور ہم پکڑے جائیں گے۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبۃ:40) کچھ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ مَعَنَا میں آپ دونو شریک ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک پلّہ پر آنحضرتؐ کو اور دوسرے پر حضرت صدیقؓ کو رکھا ہے۔“

ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں ایک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا۔ دوسرے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رکھا۔ ”اس وقت دونو ابتلا میں ہیں کیونکہ

یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلام کی بنیاد پڑنے والی ہے یا خاتمہ ہو جانے والا ہے۔

دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو کیونکہ نشانِ پا یہیں تک ہی آ کر ختم ہو جاتا ہے ...... لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گذر اور دخل کیسے ہو گا؟ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے۔ کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں لیکن آپؐ کے کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا۔ باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے... ابوبکر صدیقؓ کی شجاعت کے لئے ایک دوسرا گواہ اس واقعہ کے سوا اور بھی ہے۔“

فرماتے ہیں: ”جب آنحضرتؐ نے رحلت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار کھینچ کر نکلے کہ اگر کوئی کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہے تو مَیں اسے قتل کر دوں گا۔ ایسی حالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑی جرأت اور دلیری سے کلام کیا اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران:145) یعنی محمدؐ بھی اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہی ہیں اور آپؐ سے پہلے جس قدر نبی ہو گذرے ہیں۔ سب نے وفات پائی۔ اس پر وہ جوش فرو ہوا۔ اس کے بعد بادیہ نشین اعراب مرتد ہو گئے۔ ایسے نازک وقت کی حالت کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یوں ظاہر فرمایا ہے کہ

پیغمبر خدا صلعم کا انتقال ہو چکا ہے اور بعض جھوٹے مدعی نبوت کے پیدا ہو گئے ہیں اور بعضوں نے نمازیں چھوڑ دیں اور رنگ بدل گیا ہے۔ ایسی حالت میں اور اس مصیبت میں میرا باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین ہوا۔ میرے باپ پر ایسے ایسے غم آئے کہ اگر پہاڑوں پر آتے تو وہ بھی نابود ہو جاتے۔

اب غور کرو کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں۔ یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیقؓ نے ہی دکھائی۔ ممکن نہ تھا کہ کوئی دوسرا اس خطرہ کو سنبھال سکتا۔ تمام صحابہؓ اس وقت موجود تھے۔ کسی نے نہ کہا کہ میرا حق ہے۔ وہ دیکھتے تھے کہ آگ لگ چکی ہے۔ اس آگ میں کون پڑے۔ حضرت عمرؓ نے اس حالت میں ہاتھ بڑھا کر آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سب نے یکے بعد دیگرے بیعت کر لی۔ یہ ان کا صدق ہی تھا کہ اس فتنہ کو فرو کیا اور ان موذیوں کو ہلاک کیا۔ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھا اور اس کے مسائل اباحت کے مسائل تھے۔ لوگ اس کی اباحتی باتوں کو دیکھ دیکھ کر اس کے مذہب میں شامل ہوتے جاتے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور ساری مشکلات کو آسان کر دیا۔“

(ملفوظات جلد1 صفحہ 374 تا 379 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

”میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔“

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 294)

پھر فرمایا: ”اللہ کی قسم صدیقِ اکبرؓ وہ مردِ خدا ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختصاص کے کئی لباس عطا کئے گئے۔ بہت ساری خصوصیتیں عطا کی گئیں۔“ اور اللہ نے ان کے لئے یہ گواہی دی کہ وہ خاص برگزیدہ لوگوں میں سے ہیں اور اپنی ذات کی معیت کو آپ کی طرف منسوب کیا اور آپ کی تعریف و توصیف کی اور آپ کی قدردانی کی اور یہ اشارہ فرمایا کہ آپ ایسے شخص ہیں کہ جنہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی گوارا نہ ہوئی۔ ہاں آنحضرتؐ کے علاوہ دیگر عزیز و اقارب کی جدائی پر آپ راضی ہو گئے۔ آپ نے اپنے آقا کو مقدم رکھا اور ان کی طرف دوڑے چلے آئے۔ پھر بکمال رغبت آپ نے اپنے تئیں موت کے منہ میں ڈال دیا اور ہر نفسانی خواہش کو اپنی راہ سے ہٹا دیا۔ رسولؐ نے آپ کو رفاقت کے لئے بلایا تو موافقت میں لبیک کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور جب قوم نے حضرت (محمد) مصطفیٰؐ کو نکالنے کا ارادہ کیا تو بزرگ و برتر اللہ عزّ و جل کے محبوب نبیؐ آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہجرت کروں اور تم میرے ساتھ ہجرت کرو گے اور ہم اکٹھے اس بستی سے نکلیں گے۔ پس اس پر حضرتِ صدیقؓ نے الحمد للہ پڑھا کہ ایسے مشکل وقت میں اللہ نے انہیں مصطفیٰؐ کا رفیق بننے کی سعادت بخشی۔ وہ پہلے ہی سے نبی مظلوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نصرت کے منتظر تھے۔ یہاں تک کہ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو آپؓ نے پوری سنجیدگی اور عواقب سے لاپرواہ ہو کر ہم و غم میں آپؐ کا ساتھ دیا اور قاتلوں کے قتل کے منصوبہ سے خوفزدہ نہ ہوئے۔ پس

آپؓ کی فضیلت حکمِ سریع اور نصِ محکم سے ثابت ہے اور آپ کی بزرگی دلیلِ قطعی سے واضح ہے اور آپ کی صداقت روزِ روشن کی طرح درخشاں ہے۔ آپ نے آخرت کی نعمتوں کو پسند فرمایا اور دنیا کی ناز و نعمت کو ترک کر دیا۔ دوسروں میں سے کوئی بھی آپؓ کے ان فضائل تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔“

فرماتے ہیں کہ ”اگر تم یہ پوچھو کہ اللہ نے سلسلۂ خلافت کے آغاز کے لئے آپؓ کو کیوں مقدم فرمایا اور اس میں ربِ رؤوف کی کیا حکمت تھی؟ تو جاننا چاہئے کہ اللہ نے یہ دیکھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارضیٰ ایک غیر مسلم قوم میں سے بکمال قلب سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں اور ایسے وقت میں ایمان لائے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یک و تنہا تھے اور فساد بہت شدید تھا۔ پس حضرت صدیق اکبرؓ نے اس ایمان لانے کے بعد طرح طرح کی ذلت اور رسوائی دیکھی اور قوم، خاندان، قبیلے، دوستوں اور بھائی بندوں کی لعن طعن دیکھی، رحمان خدا کی راہ میں آپ کو تکلیفیں دی گئیں اور آپ کو اسی طرح وطن سے نکال دیا گیا جس طرح جن و انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا تھا۔ آپ نے دشمنوں کی طرف سے بہت تکلیفیں اور اپنے پیارے دوستوں کی طرف سے لعنت ملامت مشاہدہ کی۔ آپ نے بارگاہِ ربّ العزت میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا۔ آپ معزز اور ناز و نعم میں پلنے کے باوجود معمولی لوگوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ راہِ خدا میں (وطن سے) نکالے گئے۔ آپ اللہ کی راہ میں ستائے گئے۔ آپ نے راہِ خدا میں اپنے اموال سے جہاد کیا اور دولت و ثروت کے رکھنے کے بعد آپ فقیروں اور مسکینوں کی طرح ہو گئے۔ اللہ نے یہ ارادہ فرمایا کہ آپ پر گزرے ہوئے ایام کی آپ کو جزا عطا فرمائے اور جو آپ کے ہاتھ سے نکل گیا اس سے بہتر بدلہ دے اور اللہ کی رضامندی چاہنے کے لئے جن مصائب سے آپ دوچار ہوئے ان کا صلہ آپ پر ظاہر فرمائے اور اللہ محسنوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ لہٰذا آپ کے ربّ نے آپ کو خلیفہ بنا دیا اور آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کیا اور آپ کی دلجوئی فرمائی اور اپنے فضل و رحم سے عزت بخشی اور آپ کو امیر المومنین بنا دیا۔“

(سرالخلافۃ (مترجم) صفحہ63 تا 66)

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے۔“

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 151 مکتوب نمبر 2 مکتوب بنام حضرت خان صاحب محمد علی صاحبؓ)

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

”حضرت ابوبکرؓ اسلام کے آدم ثانی ہیں“

اُس زمانہ میں بھی مسیلمہ نے اباحتی رنگ میں لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ ایسے وقت میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انسان خیال کرسکتا ہے کہ کس قدر مشکلات پیدا ہوئی ہوں گی۔ اگر وہ قوی دِل نہ ہوتا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ اس کے ایمان میں نہ ہوتا تو بہت ہی مشکل پڑتی اور گھبرا جاتا لیکن صدیقؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سایہ تھا۔“ ہم سایہ تھا یعنی جس طرح آپ کا سایہ تھا اسی طرح وہ تھے۔ ”آپؐ کے اخلاق کا اثر اس پر پڑا ہوا تھا اور دل نور یقین سے بھرا ہوا تھا۔ اس لیے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ ان کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر کسی لمبی بحث کی حاجت ہی نہیں۔ اس زمانہ کے حالات پڑھ لو اور پھر جو اسلام کی خدمت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے اس کا اندازہ کرلو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس اسلام کے لئے آدم ثانی ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلعم کے بعد ابوبکرؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوتِ ایمانی سے کل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا۔ اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ میں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کروں گا۔ یہ پیشگوئی حضرت صدیقؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی۔ پس یہ صدیق کی تعریف ہے کہ اس میں صدق اس مرتبہ اور کمال کا ہونا چاہئے۔ نظائر سے مسائل بہت جلد حل ہو جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد1 صفحہ380-381 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہزاروں آدمی مرتد ہو گئے حالانکہ آپؐ کے زمانہ میں تکمیل شریعت ہو چکی تھی۔ یہاں تک اس ارتداد کی نوبت پہنچی کہ صرف دو مسجدیں رہ گئیں جن میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ باقی کسی مسجد میں نماز ہی نہیں پڑھی جاتی تھی۔ یہ وہی لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا (الحجرات 15) مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو قائم کیا اور وہ آدم ثانی ہوئے۔

میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت بڑا احسان اس امت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے

کیونکہ ان کے زمانہ میں چار جھوٹے پیغمبر ہو گئے۔ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہو گئے تھے اور ان کا نبی ان کے درمیان سے اٹھ گیا تھا مگر ایسی مشکلات پر بھی اسلام اپنے مرکز پر قائم ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو بات بنی بنائی ملی تھی۔ پھر وہ اس کو پھیلاتے گئے۔ یہاں تک کہ نواحِ عرب سے اسلام نکل کر شام و روم تک جا پہنچا اور یہ ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ والی مصیبت کسی نے نہیں دیکھی نہ حضرت عمرؓ نے نہ حضرت عثمانؓ نے اور نہ حضرت علیؓ نے۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 277-278 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشین ہو گا۔ ایک ابوبکرؓ ہی کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔“

(ملفوظات جلد7 صفحہ 41 ایڈیشن 1984ء)

فرمایا: ”کیا دنیا میں ایسی کم مثالیں اور نظیریں ہیں کہ جو لوگ اس کی راہ میں قتل کئے گئے۔ ہلاک کئے گئے ان کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت ذرہ ذرہ زمین میں ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی دیکھ لو

کہ سب سے زیادہ اللہ کی راہ میں برباد کیا اور سب سے زیادہ دیا گیا۔ چنانچہ تاریخِ اسلام میں پہلا خلیفہ حضرت ابو بکرؓ ہی ہوا۔'' فرمایا

''بہت کا یہ بھی خیال ہو گا کہ کیا ہم انقطاع الی اللہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیویں؟ مگر یہ ان کو دھوکا ہے۔ کوئی تباہ نہیں ہو گا۔ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ لو۔ اس نے سب کچھ چھوڑا پھر وہی سب سے اوّل تخت پر بیٹھا۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 19 مع حاشیہ ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''جہاں تک تم پر اس دلیل کی وضاحت کے لئے تفصیل کا تعلق ہے تو اے اہلِ دانش و فضیلت! جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں سے ان آیات میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے ان میں سے بعض مومنوں کو ضرور خلیفہ بنائے گا۔'' آیتِ استخلاف کے بارے میں فرما رہے ہیں ''اور ان کے خوف کو ضرور امن کی حالت میں بدل دے گا۔ اس امر کا اتم اور اکمل طور پر مصداق ہم حضرت صدیق (اکبرؓ) کی خلافت کو ہی پاتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اہلِ تحقیق سے یہ امر مخفی نہیں کہ آپ کی خلافت کا وقت خوف اور مصائب کا وقت تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔'' فرماتے ہیں: ''بہت سے منافق مرتد ہو گئے اور مرتدوں کی زبانیں دراز ہو گئیں اور افترا پردازوں کے ایک گروہ نے دعویٰ نبوت کر دیا اور اکثر بادیہ نشین ان کے گرد جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بدکردار آدمی مل گئے اور فتنے بھڑک اٹھے اور مصائب بڑھ گئے اور آفات نے دور و نزدیک کا احاطہ کر لیا اور مومنوں پر ایک شدید زلزلہ طاری ہو گیا۔ اس وقت تمام لوگ آزمائے گئے اور خوفناک اور حواس باختہ کرنے والے حالات نمودار ہو گئے اور مومن ایسے لاچار تھے کہ گویا ان کے دلوں میں آگ کے انگارے دہکائے گئے ہوں یا وہ چھری سے ذبح کر دیئے گئے ہوں۔ کبھی تو وہ خیر البریہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جدائی کی وجہ سے اور گاہے ان فتنوں کے باعث جو جلا کر بھسم کر دینے والی آگ کی صورت میں ظاہر ہوئے تھے روتے۔ امن کا شائبہ تک نہ تھا۔ فتنہ پرداز گند کے ڈھیر پر اُگے ہوئے سبزے کی طرح چھا گئے تھے۔ مومنوں کا خوف اور ان کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی تھی اور دل دہشت اور بے چینی سے لبریز تھے۔ ایسے (نازک) وقت میں (حضرت) ابو بکر رضی اللہ عنہ حاکم وقت اور (حضرت) خاتم النبیینؐ کے خلیفہ بنائے گئے۔ منافقوں، کافروں اور مرتدوں کے جن رویوں اور طور طریقوں کا آپ نے مشاہدہ کیا ان سے آپ ہم و غم میں ڈوب گئے۔ آپ اس طرح روتے جیسے ساون کی جھڑی لگی ہو اور آپ کے آنسو چشمۂ رواں کی طرح بہنے لگتے اور آپ (رضی اللہ عنہ) (اپنے) اللہ سے اسلام اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگتے ...... یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی اور جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیئے گئے۔ فتنے دُور کر دیئے گئے اور مصائب چھٹ گئے اور معاملے کا فیصلہ ہو گیا اور خلافت کا معاملہ مستحکم ہوا اور اللہ نے مومنوں کو آفت سے بچا لیا اور ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور ان کے لئے ان کے دین کو تمکنت بخشی اور ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا اور مفسدوں کے چہرے کالے کر دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت ابو بکر) صدیقؓ کی نصرت فرمائی اور سرکش سرداروں اور بتوں کو تباہ و برباد کر دیا اور کفار کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ پسپا ہو گئے اور (آخر) انہوں نے رجوع کر کے توبہ کی اور یہی خدائے قہار کا وعدہ تھا اور وہ سب صادقوں سے بڑھ کر صادق ہے۔ پس غور کر کہ کس طرح خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات اور علامات کے ساتھ (حضرت ابو بکر) صدیقؓ کی ذات میں پورا ہوا۔''

فرماتے ہیں: ''...غور کرو کہ آپ کے خلیفہ ہونے کے وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ اسلام مصائب کی وجہ سے آگ سے جلے ہوئے شخص کی طرح (نازک حالت میں) تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اس کی طاقت لوٹا دی اور اسے گہرے کنویں سے نکالا اور جھوٹے مدعیانِ نبوت دردناک عذاب سے مارے گئے اور مرتد چوپاؤں کی طرح ہلاک کئے گئے۔''

آپؑ فرماتے ہیں: ''اور اللہ نے مومنوں کو اس خوف سے جس میں وہ مردوں کی طرح تھے امن عطا فرمایا۔ اس تکلیف کے رفع ہونے کے بعد مومن خوش ہوتے تھے اور (حضرت ابو بکر) صدیقؓ کو مبارکباد دیتے تھے اور مرحبا کہتے ہوئے ان سے ملتے تھے ... وہ آپ کو ایک مبارک وجود اور نبیوں کی طرح تائید یافتہ سمجھتے تھے اور یہ سب کچھ (حضرت ابو بکر) صدیقؓ کے صدق اور گہرے یقین کی وجہ سے تھا۔''

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 47 تا 51)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام کی کیا حالت تھی اور اس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خصائل کا تذکرہ کرتے ہوئے مزید فرمایا: ''آپؓ نبی تو نہ تھے مگر آپؓ میں رسولوں کے قویٰ موجود تھے۔

آپؓ کے اس صدق کی وجہ سے ہی چمن اسلام اپنی پوری رعنائیوں کی طرف لوٹ آیا اور تیروں کے صدمات کے بعد بارونق اور شاداب ہو گیا اور اس کے قسما قسم کے خوشنما پھول کھلے اور اس کی شاخیں گرد و غبار سے صاف ہو گئیں

جبکہ اس سے پہلے اس کی حالت ایسے مردے کی سی ہو گئی تھی جس پر رویا جا چکا ہو اور (اس کی حالت) قحط زدہ کی سی تھی اور مصیبت کے شکار کی سی اور ذبح کئے گئے ایسے جانور کی سی جس کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہو، ہو گئی تھی اور (اس کی حالت) قسما قسم کی مشقتوں کے مارے ہوئے اور شدید تپش والی دوپہر کے جلائے ہوئے کی طرح تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ان تمام مصائب سے نجات بخشی اور ان ساری آفات سے اسے رہائی دلائی اور عجیب در عجیب تائیدات سے اس کی مدد فرمائی یہاں تک کہ اسلام اپنی شکستگی اور خاک آلودگی کے بعد بادشاہوں کا امام اور گردنوں (عوام النّاس) کا مالک بن گیا۔ پس منافقوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور مومنوں کے چہرے چمک اٹھے۔ ہر شخص نے اپنے رب کی تعریف اور صدیق (اکبرؓ) کا شکریہ ادا کیا۔''

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 52)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام کو ایک ایسی دیوار کی طرح پایا جو اشرار کے شر کے باعث گرا ہی چاہتی تھی۔ تب اللہ نے آپ کے ہاتھوں اسے ایک ایسے مضبوط قلعہ کی طرح بنا دیا جس کی دیواریں لوہے کی ہوں اور جس میں غلاموں کی طرح فرمانبردار فوج ہو۔

پس غور کر کیا تو اس میں کوئی شک پاتا ہے؟ یا پھر اس کی مثال تو دوسرے گروہوں میں سے پیش کر سکتے ہو؟''

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 54)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ

''آپ رضی اللہ عنہ معرفتِ تامہ رکھنے والے عارف باللہ، بڑے حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کے مالک تھے اور انکسار اور مسکینی کی وضع میں زندگی بسر کرتے تھے۔ بہت ہی عفو و درگزر کرنے والے اور مجسم شفقت و رحمت تھے۔

آپؓ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ آپ کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا تعلق تھا اور آپ کی روح خیر الوریٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح سے پیوستہ تھی اور جس نور نے آپ کے آقا و مقتدا محبوبِ خدا کو ڈھانپا تھا اسی نور نے آپ کو بھی ڈھانپا ہوا تھا اور آپ رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور کے لطیف سائے اور آپ کے عظیم فیوض کے نیچے چھپے ہوئے تھے اور فہم قرآن اور سید الرسل، فخرِ بنی نوع انسانؐ کی محبت میں آپ تمام لوگوں سے ممتاز تھے اور جب آپ پر اخروی حیات اور الٰہی اسرار منکشف ہوئے تو آپ نے تمام دنیوی تعلقات توڑ دیئے اور جسمانی وابستگیوں کو پرے پھینک دیا اور آپ اپنے محبوبؐ کے رنگ میں رنگین ہو گئے اور واحد مطلوب ہستی کی خاطر ہر مراد کو ترک کر دیا اور تمام جسمانی کدورتوں سے آپ کا نفس پاک ہو گیا اور سچے یگانہ خدا کے رنگ میں رنگین ہو گیا اور رب العالمین کی رضا میں گم ہو گیا اور جب سچی الٰہی محبت آپ کے تمام رگ و پے اور دل کی انتہائی گہرائیوں میں اور وجود کے ہر ذرہ میں جاگزین ہو گئی اور آپ کے افعال و اقوال میں اور برخاست و نشست میں اس کے انوار ظاہر ہو گئے تو آپ صدیق کے

نام سے موسوم ہوئے اور آپ کو نہایت فراوانی سے تر و تازہ اور گہرا علم، تمام عطا کرنے والوں میں سے بہتر عطا کرنے والے خدا کی بارگاہ سے عطا کیا گیا۔ صدق آپ کا ایک راسخ ملکہ اور طبعی خاصہ تھا اور اس صدق کے آثار و انوار آپؓ میں اور آپؓ کے ہر قول و فعل، حرکت و سکون اور حواس و انفاس میں ظاہر ہوئے۔ آپ آسمانوں اور زمینوں کے رب کی طرف سے منعم علیہ گروہ میں شامل کئے گئے۔

آپؓ کتابِ نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے اور آپ اربابِ فضیلت اور جواں مردوں کے امام تھے اور نبیوں کی سرشت رکھنے والے چیدہ لوگوں میں سے تھے۔“

فرماتے ہیں: ”تُو ہمارے اس قول کو کسی قسم کا مبالغہ تصور نہ کر اور نہ ہی اسے نرم رویے اور چشم پوشی کی قسم سے محمول کر اور نہ ہی اسے چشمہ محبت سے پھوٹنے والا سمجھ بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جو بارگاہِ ربّ العزت سے مجھ پر ظاہر ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کا مشرب ربّ الارباب پر توکل کرنا اور اسباب کی طرف کم توجہ کرنا تھا اور آپ تمام آداب میں ہمارے رسول اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور ظل کے تھے اور آپ کو حضرت خیر البریہؐ سے ایک ازلی مناسبت تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو حضور کے فیض سے پل بھر میں وہ کچھ حاصل ہو گیا جو دوسروں کو لمبے زمانوں اور دور دراز اقلیموں میں حاصل نہ ہو سکا۔ تُو جان لے کہ فیوض کسی شخص کی طرف صرف مناسبتوں کی وجہ سے ہی رخ کرتے ہیں اور تمام کائنات میں اسی طرح اللہ کی سنت جاری و ساری ہے۔ پس جس شخص کو قسّامِ (ازل) نے اولیاء اور اصفیا کے ساتھ ذرا سی بھی مناسبت عطا نہ کی ہو تو یہی وہ محرومی ہے جسے حضرت کبریاء کی جناب میں شقاوت و بدبختی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اتم و اکمل خوش بخت وہی شخص ہے جس نے حبیب خداؐ کی عادات کا احاطہ کیا ہو یہاں تک کہ الفاظ، کلمات اور تمام طور طریقوں میں آپؐ سے مشابہت پیدا کر لی ہو۔ بدبخت لوگ تو اس کمال کو سمجھ نہیں سکتے۔ جس طرح ایک پیدائشی اندھا رنگوں اور شکلوں کو دیکھ نہیں سکتا ایک بدبخت کے نصیب میں تو پُر رعب اور پُر ہیبت (خدا) کی تجلیات کے سوا کچھ نہیں ہوتا کیونکہ اس کی فطرت رحمت کے نشانات نہیں دیکھ سکتی اور جذب اور محبت کی خوشبو کو نہیں سونگھ سکتی اور یہ نہیں جانتی کہ خلوص، خیر خواہی، اُنس اور فراخی قلب کیا ہیں کیونکہ وہ (فطرت) تو ظلمات سے بھری پڑی ہے۔ ”یعنی جو اندھا ہے۔“ پھر اس میں برکات کے انوار اتریں تو کیسے؟ بلکہ بدبخت شخص کا نفس تو ایک تند و تیز آندھی کے تموّج کی طرح موجیں مارتا ہے اور اس کے جذبات حق اور حقیقت دیکھنے سے اسے روکتے ہیں۔ اس لئے وہ سعادت مندوں کی طرح معرفت میں راغب ہوتے ہوئے (حق) کی طرف نہیں آتا۔ جبکہ صدیقؓ کی تخلیق مبدءِ فیضان کی طرف متوجہ ہونے اور رسول رحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کرنے کی صورت میں ہوئی۔ آپ صفاتِ نبوت کے ظہور کے تمام انسانوں سے زیادہ حقدار تھے اور حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بننے کے لئے اولیٰ تھے اور اپنے متبوعؐ کے ساتھ کمال اتحاد اور موافقتِ تامہ استوار کرنے کے اہل تھے۔ نیز یہ کہ وہ جملہ اخلاق، صفات و عادات اپنانے اور انفسی اور آفاقی تعلقات چھوڑنے میں آپؐ کے (ایسے کامل) مظہر تھے کہ تلواروں اور نیزوں کے زور سے بھی ان کے درمیان قطع تعلق واقع نہ ہو سکے اور آپ اس حالت پر ہمیشہ قائم رہے اور مصائب اور ڈرانے والے حالات، نیز لعنت ملامت میں سے کچھ بھی آپ کو بیقرار نہ کر سکے۔ آپ کی روح کے جوہر میں صدق و صفا، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی خواہ سارا جہان مرتد ہو جائے آپ ان کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے۔“

(سر الخلافہ (مترجم) صفحہ 101 تا 105)

یہ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دیا تھا۔

بدری صحابہؓ کے ذکر میں یہ آخری ذکر تھا جو چل رہا تھا وہ اب ختم ہوا۔

شاید بعض صحابہ جو میں نے شروع میں بیان کیے تھے ان کی بعض تفصیلیں بعد میں آئی ہیں وہ کبھی موقع ملا تو بیان کر دوں گا۔ نہیں تو جب بدری صحابہؓ کی اشاعت ہو گی اس میں ان صحابہ کی بھی وہ تفصیل چھپ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر طرف ستاروں کی طرح یہ ہماری راہنمائی کرنے والے ہوں اور جو معیار انہوں نے قائم کیے ہم بھی ان معیاروں کو قائم کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

☆...☆...☆

بقیہ: سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2022ء… از صفحہ 14

236 افراد نے گروپس کی صورت میں شرف ملاقات پایا۔

- آج ملاقات کرنے والے یہ احباب اور فیملیز امریکہ کی مختلف 34 جماعتوں سے آئے تھے۔ آج بھی بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے اور طویل سفر طے کرکے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔
- جماعت Baffalo سے آنے والے 374 میل، جماعت شکاگو سے آنے والے 690 میل اور جماعت Miami سے آنے والے 1078 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

علاوہ ازیں جماعت dallas سے آنے والے 1342 میل اور جماعت Bay Point سے آنے والے 2786 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

- آج بھی ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز اور احباب کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔
- عمران نصیر صاحب جو Connecticut سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ ہمیں لگ رہا ہے کہ ہم ایک خواب دیکھ کر آرہے ہیں۔ میں جو باتیں کرنا چاہتا تھا نہیں کر سکا۔ حضور انور ازراہ شفقت ہم سے گفتگو فرماتے رہے۔
- ایک دوست عاطف رحمان صاحب جو جماعت Buffalo سے آئے تھے کہنے لگے کہ ملاقات کے لئے جو چند لمحات میسر آئے ہمیں بہت سکون ملا ہے۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اپنے آقا سے ملے ہیں ہمارا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے اور ہم تو جنت سے ہو کر آئے ہیں۔
- نارتھ ورجینیا سے آنے والے ایک دوست شبیر احمد صاحب بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ بڑی مشکل سے کہنے لگے کہ ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے، ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہماری اپنے پیارے آقا سے ملاقات ہو گی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہم نے حضور سے تبرک بھی لیا۔ حضور انور نے میری انگوٹھی کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ مس کیا۔ آج ہم، ہماری نسلوں نے بھی حضور انور سے برکت حاصل کی۔ میرا بیٹا اور میرا پوتا بھی ساتھ تھے۔
- جماعت نارتھ ورجینیا سے آنے والے ایک دوست لقمان احمد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے نہیں لگ رہا تھا کہ میں کبھی حضور انور سے مل سکوں گا لیکن اللہ تعالیٰ نے راستہ کھول دیا اور میں یہاں آ گیا۔ میں آج کی ملاقات کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ آج میرے دل کو سکون اور اطمینان نصیب ہوا ہے۔
- جماعت Mary Land سے آنے والے ایک دوست فضل عمر ملک صاحب نے بیان کیا کہ بہت ہی بابرکت ملاقات تھی۔ حضور نے ہمارے لیے دعا کی۔ میں نے اپنے آقا کو دیکھا میرا دل بہت نرم ہو گیا۔ میں نے تو صرف نعمتیں ہی محسوس کیں بہت برکتیں لے کر آیا ہوں۔
- جماعت North Verginia سے آنے والی ایک خاتون عائشہ انصاری صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی میرے پاس بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میرا جسم کانپ رہا تھا۔ آج مجھے خدا سے بہت کچھ مل گیا۔ یہ میری زندگی کے قیمتی ترین لحات تھے۔
- ضیاء انور صاحب جماعت نارتھ ورجینیا سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں موصی ہوں میرے لیے دعا کریں کہ میں وصیت کی شرائط کو پورا کرسکوں اور بخشا جاؤں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل کرے۔
- ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔
- بعد ازاں حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

مترجم: ابو سلطان

ڈائری عابد خان سے ایک ورق

اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز

(حالیہ دورۂ امریکہ کی ڈائری)

بیگ کھولنے میں دشواری ہونا

اپنی سیٹ پر بیٹھنے سے پہلے حضور انور اپنے بریف کیس سے کچھ نکالنا چاہتے تھے۔ تاہم کسی وجہ سے جہاز کی لائٹ بند ہوگئی جس کی وجہ سے حضور انور کو اپنے بریف کیس کو کھولنے کے لیے نمبر دیکھنے میں مشکل کا سامنا تھا۔ چنانچہ حضور انور نے مجھے کوڈ (خفیہ نمبر) بتایا اور ہدایت فرمائی کہ اس کو کھولوں۔ میں نے ان نمبرز کے مطابق اس کو کھولنے کی کوشش کی مگر میں بھی ٹھیک سے نمبرز نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ میں نے اپنے موبائل کی ٹارچ آن کی تا کہ روشنی بہتر ہو سکے لیکن پھر بھی نمبرز پڑھنے میں مشکل کا سامنا تھا۔ میرے ہاتھوں میں خجالت کی وجہ سے پسینہ آ رہا تھا کیونکہ حضور انور انتظار فرما رہے تھے۔ تب تک میں اس قدر پریشان ہو چکا تھا کہ اگر ساری دنیا کی روشنیاں بھی آن کر دی جاتیں پھر بھی شاید میں اس معمولی سے کام کی انجام دہی میں کامیابی حاصل نہ کر سکتا۔

اگرچہ ابھی صرف ایک منٹ بھی پورا نہ گزرا تھا مجھے ایسا لگا جیسے کئی منٹ گزر چکے ہیں۔ جیسا کہ میں کئی مرتبہ نمبرز کے بٹن ڈائل کر چکا تھا۔ آخر کار حضور انور نے اپنی عینک نکالی اور نمبرز ڈائل فرمائے اور اس بریف کیس کو کھولا۔ اس بریف کیس کے کھلنے پر آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا ''تم تو ابھی سے گھبرا گئے ہو''۔ مجھے کافی شرمندگی کا سامنا ہوا اور دوران سفر میں سوچتا رہا کہ چند لمحات قبل حضور انور نے ہدایت فرمائی تھی کہ دورہ کے دوران میں آپ کی معاونت کرتا رہوں اور پہلے ہی موقع پر میں چوک گیا۔ میں نے بہت دعا کی کہ باقی دورہ کے دوران میں بہتر طور پر آپ کی خدمت بجا لا سکوں۔

جہاز میں چند لمحات حضور انور کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فلائٹ نے یو کے وقت کے مطابق شام تین بج کر تیس منٹ پر اڑان بھری اور باوجود اس کے کہ کپتان نے کئی بار اعلان کیا کہ دوران پرواز کچھ شور اور پریشانی متوقع ہے۔ پھر بھی فلائٹ نہایت اطمینان بخش رہی۔ الحمد اللہ، اس فلائٹ کے دوران مجھے متعدد بار حضور انور سے بات کرنے کا موقع ملتا رہا۔ ایک موقع پر حضور انور میری سیٹ کی طرف تشریف لائے اور استفسار فرمایا کہ سفر کیسا گزر رہا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کیا حضور انور خیریت سے ہیں اور آپ کو آرام کا موقع ملا ہے؟ حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ امریکہ آرام کرنے کے لیے نہیں جا رہے ہے۔

مکرم منعم نعیم صاحب بھی قریب ہی تشریف فرما تھے اور انہوں نے حضور انور کی احوال پرسی کے بعد پوچھا کہ کیا حضور انور کو کوئی چیز چاہیے؟ دوبارہ حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ ٹھیک ہیں اور ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہ ہے۔

کچھ دیر بعد مکرم منعم صاحب نے مجھے کہا کہ کچھ کمبل اور تکیے حضور انور اور خالہ سبوحی کو پیش کرنے چاہئیں۔ میں بار بار حضور انور کے پاس جانے اور آپ کو تنگ کرنے کے خیال سے محتاط تھا۔ لیکن چونکہ جہاز میں ٹھنڈ زیادہ تھی تو میں کمبل اور تکیے لے گیا۔ تاہم حضور انور اور خالہ سبوحی دونوں میں سے کسی کو بھی ان کی ضرورت نہ تھی۔ چند گھنٹوں کے بعد مجھے احساس ہوا کہ جہاز میں wifi کے ساتھ connect ہونا ممکن ہے اور میسج وغیرہ کرنے کے لیے اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ connection بہت slow تھا اور کوئی تصویر یا کوئی ویب سائٹ کھولنا ممکن نہ تھا۔ لیکن واٹس ایپ یا IMessage پر کوئی میسج بھیجنا یا وصول کرنا ممکن تھا۔ چونکہ ابھی فلائٹ میں کئی گھنٹے باقی تھے تو میں حضور انور کی نشست پر گیا مجھے علم نہ تھا کہ آیا حضور انور آرام فرما رہے ہیں یا نہیں، اس لیے چند لمحے وہاں انتظار کیا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ حضور انور جاگ رہے ہیں۔ پھر میں نے حضور انور سے عرض کی کہ wifi کی سہولت موجود ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ''wifi کی کیا ضرورت ہے۔'' جواب میں، میں نے عرض کی کہ میں اس لیے عرض کر رہا تھا کہ اگر حضور انور کوئی میسج دیکھنا چاہیں یا گھر رابطہ کرنا چاہیں۔ اس پر حضور انور نے اپنا فون لیا اور استفسار فرمایا کہ کس طرح connect کرنا ہے۔ اگرچہ یہ ایک بہت slow طریقہ کار تھا تاہم چند منٹوں میں حضور انور کو wifi سے connect ہونے کا موقع مل گیا تو میں اپنی سیٹ پر واپس آ گیا۔ قبل ازیں حضور انور کے بریف کیس کو کھولنے میں ناکامی کے بعد اب حضور انور کے فون پر wifi کی سہولت میسر آنے پر مجھے کچھ اطمینان تھا۔

فلائٹ کے آخری حصہ میں حضور انور نے ایک مرتبہ پھر اپنی ٹانگوں کو آرام دینے کے لیے چہل قدمی فرمائی اور از راہ شفقت میری نشست پر تشریف لائے۔ میں کھڑا ہوا تو حضور انور نے فرمایا فلائٹ اٹینڈنٹ نے ابھی آ کر میرے سے پوچھا تھا کہ کیا مجھے کھانے یا پینے کے لیے کوئی چیز چاہیے۔ میں نے اس کو بتایا کہ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ لیکن وہ میرے سٹاف سے پوچھ لے انہیں شاید بھوک لگ رہی ہو۔

یہ سننے پر مجھے بے حد مسرت ہوئی کہ میں ایک ایسے موقع کا گواہ بن رہا تھا کہ حضور انور اپنے ساتھ رہنے والوں کا کس قدر محبت اور شفقت سے خیال رکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد فلائٹ اٹینڈنٹ نے آ کر مجھے مخاطب کر کے کہا کہ ''میں کئی مرتبہ عالی جناب حضور انور اور آپ کی اہلیہ سے استفسار کر چکا ہوں کہ انہیں کوئی چیز چاہیے اور ہر مرتبہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ وہ ٹھیک ہیں اور انہیں کچھ درکار نہ ہے وہ دونوں بہت عاجز، نرم خو اور شفیق ہیں۔''

اس نے مزید کہا کہ ''بسا اوقات ہمارا واسطہ معروف شخصیات یا معززین سے پڑتا ہے جو ہمارے جہاز سے سفر کرتے ہیں لیکن وہ عام طور پر ہمارے ساتھ بات کرنا پسند نہیں کرتے۔ تاہم عزت مآب (حضور انور) نے کئی مرتبہ میرے ساتھ نہایت شفقت سے بات کی جو میرے لئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ جبکہ دیگر کئی نہایت اہم مہمانان کا رویہ سخت توہین آمیز ہوتا ہے۔ حضور انور نہایت عاجز انسان ہیں۔ آپ سے ملنے کے بعد میں آپ کی خدمت کرنے اور مدد کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوں۔''

دیگر کئی مواقع پر بھی میں نے دیکھا ہے کہ خلیفۂ وقت کی شخصیت اور عاجزی دوسروں کو متاثر کرنے کا سبب بنی ہے، انہیں بھی جنہیں اسلام یا جماعت سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(حضور انور کا دورہ امریکہ ستمبر اکتوبر 2022ء از ڈائری مکرم عابد خان)

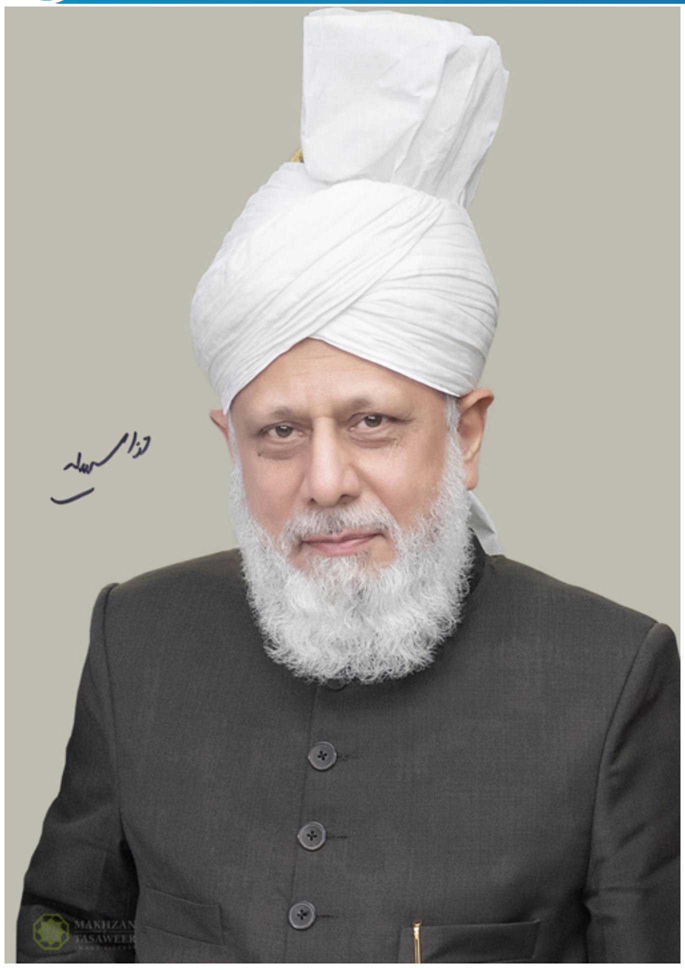

دعا کا تحفہ

صبح و شام کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح اور شام کچھ دُعائیہ کلمات ضرور پڑھتے تھے۔ اُن میں سے ایک دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ، وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ، وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

(ابو داؤد کتاب الادب)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ مولیٰ! مَیں تجھ سے دین و دنیا، مال و گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں بائیں اور میرے اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 113- 112)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا دورۂ امریکہ 2022ء

16/اکتوبر 2022ء بروز اتوار

ممبرات نیشنل لجنہ امریکہ کی حضور سے میٹنگ اور اہم قیمتی وزریں ہدایات

قسط ۔21

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

• دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق رہائش گاہ کے بیرونی احاطہ میں ہی مختلف شعبہ جات نے باری باری حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ ان شعبہ جات میں خدمت خلق، حفاظت خاص، سیکورٹی، لنگر خانہ ٹیم، ضیافت ٹیم، MTA، شعبہ جائداد، مجلس عاملہ میری لینڈ، طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا، شعبہ رجسٹریشن، شعبہ MTA مسرور ٹیلی پورٹ، ایڈمنسٹریشن ٹیم، PA ٹیم، ملاقات ٹیم اور احمدی پولیس مین کے گروپ شامل تھے۔

جوپا ٹاؤن کو روانگی

• بعد ازاں پروگرام کے مطابق دس بجکر پچاس منٹ پر Joppa Town کے لیے روانگی ہوئی۔ Joppa کا علاقہ مسجد بیت الرحمٰن سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مجلس انصار اللہ امریکہ کے تحت اس علاقہ میں ایک دریا کے کنارے ایک ہاؤسنگ سکیم کے تحت 52 مکانات تعمیر ہوئے ہیں۔جن میں سے 48 مکانات احمدی احباب کے ہیں اور یہاں ایک کمیونٹی سینٹر اور مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک کثیر تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ یہاں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لیے امریکہ کی مختلف اسٹیٹس کیلیفورنیا، ٹیکساس، Massachusetts، Michigan، Illinios، OHaio، جارجیا، اور فلوریڈا سے احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔بعض احباب لاس اینجلس اور شکاگو سے بھی رات بھر کا سفر کر کے پہنچے تھے۔

اس جگہ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔بعض احمدی احباب نے اپنے گھروں کو بھی باہر سے سجایا ہوا تھا۔

• یہاں تعمیراتی پراجیکٹ کا آغاز سال 2017ء میں ہوا تھا اور اس کی تکمیل سال 2022ء میں ہوئی ہے۔

سب سے پہلے حضور انور نے کمیونٹی سنٹر کا اور مسجد کا معائنہ فرمایا۔ یہ کمیونٹی سینٹر دو منازل پر مشتمل ہے۔ عمارت کا رقبہ دس ہزار مربع فٹ ہے۔ اس میں جو نماز کا ہال ہے اس میں تین سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک multipurpose ہال ہے، دو گیسٹ روم ہیں، ایک کانفرنس روم ہے، دو ڈائننگ ہال ہیں، دو آفسز ہیں۔ اس کے علاوہ جماعتی کچن، میڈیا روم اور دو Terraces ہیں۔ علاوہ ازیں چھ باتھ رومز اور بیوت الخلاء ہیں۔

• حضور انور نے بڑی تفصیل سے اس سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا اور بعد ازاں دعا کروائی۔

• اس موقع پر مقامی انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں ایک بچی نے حضور انور کو پھول پیش کیے۔

• یہاں جو گھر اور کالونی تعمیر ہوئی ہے ان میں سے کمیونٹی سنٹر سے ملحقہ بلاک میں ایک گھر جماعت یو ایس اے کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر مخصوص کیا گیا ہے۔حضور انور نے اس گھر کا معائنہ فرمایا۔ اسی بلاک میں ایک گھر بطور مرکزی گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا بھی معائنہ فرمایا۔

• بعد ازاں حضور انور مجلس انصار اللہ امریکہ کے گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے اور اس کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہ گیسٹ ہاؤس تین منازل پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر منزل پر بیڈ رومز ہیں، مکمل باتھ روم ہیں، لیونگ روم ہیں، ڈرائنگ روم بھی ہیں، ایک کچن بھی ہے۔ اس کے علاوہ لانڈری روم بھی ہے اور لائبریری بھی بنائی گئی ہے۔

• انصار اللہ گیسٹ ہاؤس کے معائنہ کے بعد حضور انور ساتھ والے ملحقہ گھر میں بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی نیشنل سیکرٹری تربیت و چیئرمین انصار ہاؤسنگ پروجیکٹ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔حضور انور نے ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ اور بچوں سے گفتگو فرمائی۔

• اب یہاں سے واپسی کا پروگرام تھا۔ اس دوران ڈاکٹر نمود سحر رانا صاحبہ نے حضور انور سے درخواست کی کہ میں واحد خاتون ہوں جس نے یہاں پر گھر خریدا ہے، حضور تشریف لائیں۔حضور انور ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحبہ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں بارہ بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے مسجد بیت الرحمٰن کے لئے واپسی ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ایک بج کر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔

• دو بج کر دس منٹ پر حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کا مسجد بیت الرحمٰن کمپلیکس کے بیرونی احاطہ میں اپنا ایک کانفرنس ہال تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ حضور اس کی تعمیر کی جگہ پر دعا کروا دیں۔ چنانچہ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لا کر دعا کروائی۔ اس موقع پر نیشنل صدر لجنہ اپنی عاملہ کی ممبران کے ساتھ موجود تھیں اور سب دعا میں شامل ہوئیں۔

ممبرات نیشنل عاملہ لجنہ کی حضور سے ملاقات اور زریں ہدایات

• بعد ازاں پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

سب سے پہلے نائب صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ان کے ذمہ تعلیم القرآن کا شعبہ ہے اور اس کے علاوہ ان کی ذمہ داریوں میں تقاریب منعقد کرنا ہے مثلاً جلسہ سالانہ شوریٰ وغیرہ۔

اس کے بعد دوسری نائب صدر لجنہ نے بتایا کہ امور طلبہ اور رشتہ ناطہ میں بھی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔حضور انور نے شعبہ امور طلبہ کے حوالے سے استفسار فرمایا کہ ریکارڈ میں کل کتنی طالبات ہیں؟

نائب صدر لجنہ نے عرض کیا کہ کل رجسٹرڈ طالبات تقریباً 800 ہیں لیکن صحیح تعداد کا تعین کرنے کے لئے جو جائزہ لیا گیا اس میں صرف 258 طالبات نے جواب دیا ہے۔ گریجویٹ طالبات کی تعداد 30 ہے، جبکہ ہائی سکول جانے والی طالبات کی تعداد 70 سے 80 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ تعداد ہے، صحیح تعداد کا تعین کریں۔ اس میں کتنے مہینے لگ جائیں گے؟

اس پر نائب صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ تین ماہ میں یہ ڈیٹا مکمل ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ

بعد ازاں ایک اور نائب صدر لجنہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد شعبہ مال برائے لازمی چندہ جات اور نئی وصایا کے شعبہ جات ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر انہوں نے عرض کیا کہ کل موصیات کی تعداد 1776 ہے۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ کل ممبران میں سے 2240 ایسی ہیں جو خود کماتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ان کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھا رہی ہیں؟

نائب صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور انور کا نظام وصیت سے متعلق خطبہ بیان فرمودہ 2014ء کی روشنی میں نیشنل ریجنل اور مقامی عاملہ ممبران کو ترجیحی بنیادوں پر اس طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور ان کو رسالہ الوصیت بھی پڑھنے کو دیا جاتا ہے۔ ان کے سوالات کے جواب دیکر وصیت فارم پر کرنے میں بھی ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اللہ کے فضل سے 80 فیصد نیشنل عاملہ موصی ہے اور باقی پر کام جاری ہے۔

بعد ازاں جنرل سیکرٹری نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس وقت کل 63 مجالس ہیں جن سے 55 مجالس مستقل بنیادوں پر رپورٹ ارسال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ان رپورٹس پر اپنا تبصرہ ان کو بھجواتی ہیں؟ جس پر جنرل سکریٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر ماہ نیشنل صدر صاحبہ کانفرنس کال پر تمام مقامی صدر ان کی رپورٹ پر تبصرہ کرتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا مرکزی سیکرٹریان تمام لوکل سیکرٹریان سے رابطے میں ہیں؟

اس پر جنرل سیکریٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ یہ منصوبہ ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا لیکن جلد ہی ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پر جلد کارروائی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ حضور انور کے دورہ کے پیش نظر ہم نے اپنی شوریٰ ملتوی کر دی تھی اور اب انتخاب اور شوریٰ دسمبر میں ہو گی حضور انور نے ہمیں ازراہ شفقت دو ماہ کی توسیع عنایت فرمائی تھی۔

بعد ازاں سیکرٹری مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ ممبری چندے کا بجٹ 4499800ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ کمانے والی ممبران کی تعداد 2240 ہے ان میں 1902 ایسی ہیں جو ایک فیصد چندہ ادا کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں کیونکہ بہت سی ایسی ممبران ہیں جن کے پاس ایک اچھا ذریعہ آمدن موجود ہے نیز فرمایا کہ جو ممبرات چندہ ادا کر رہی ہیں ان کا بھی پتہ کریں کہ کیا وہ اپنی آمدنی کے مطابق چندہ دے رہی ہیں؟

اس پر سیکرٹری مال صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم ان کو توجہ دلاتی ہیں۔

بعد ازاں، سیکرٹری تربیت نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے لجنہ کے سو سال پورے ہونے کے حوالہ سے کیا تربیتی پروگرام مرتب کیے ہیں؟ گزشتہ میٹنگ میں بھی یہ بات ہوئی تھی کیا اس کے بعد کوئی پروگرام ترتیب دیا ہے؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہمارے نئے سروے میں نماز، قرآن اور تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ صد سالہ سال کی پہلی سہ ماہی میں ممبران کو رسالہ الوصیت پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے۔مرکز کی جانب سے بھی ہمیں نمازوں کی طرف توجہ دلانے کی ہدایت موصول ہوئی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خواتین کو تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دلائیں۔ رسالہ الوصیت کے حوالہ سے فرمایا کہ اچھا ہے۔ اس طرح اگر وہ وصیت نہ بھی کریں تو کم از کم ان کو خلافت کی اہمیت اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد سیکرٹری ناصرات نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ ناصرات کی کل تعداد 1050ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ انھوں نے مقامی سیکرٹریان سے رابطہ کر کے دوبارہ کوائف اکٹھے کیے تھے اور نئی رپورٹ کے مطابق بھی یہ تعداد تقریبًا 1050ہی ہے۔ان میں سے تقریبا 70 پرسنٹ بچیاں ایسی ہیں جو فعال ہیں اور باقاعدگی سے طاہر اکیڈمی میں شامل ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کی لوکل سیکرٹریان ناصرات فعال ہیں؟ کیونکہ تربیت کی یہی عمر ہے، ابھی توجہ دیں گی تو جب وہ لجنہ کی عمر میں داخل ہوں گی تو آپ کے پاس اچھے نتائج ہوں گے۔

بعد ازاں سیکرٹری ضیافت نائب جنرل سیکرٹری اور محاسبہ نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

اس کے بعد سیکرٹری اشاعت نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ لجنہ کا ایک رسالہ پچھلی ششماہی میں شائع ہوا تھا۔ یہ رسالہ ہر چھ ماہ بعد چھپتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور انور کی اجازت سے رسالہ عائشہ سال میں چار مرتبہ چھپتا ہے۔ ایک اور نیا رسالہ اور ایک کتاب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات کا مجموعہ ہے جس کا ترجمہ صالحہ ملک صاحبہ نے کیا ہے پرنٹنگ کے لیے تیار ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری صنعت و دستکاری نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے کوئی مینا بازار منعقد کروایا ہے؟

اس پر سیکرٹری صنعت و دستکاری نے عرض کیا کہ امسال انہوں نے اس طرح کے 66 پروگرامز کروائے ہیں۔جس کے نتیجہ میں کل 52750 ڈالرز کی رقم اکٹھی کی ہے۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رقم کے مصرف کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ رقم مرکز میں جمع کروادی گئی ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری تعلیم نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استغفار فرمانے پر عرض کیا کہ شعبہ تعلیم نے جوبلی سال کے لیے معروف خواتین جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ پر لٹریچر تیار کروا کر ممبرات میں تقسیم کیا ہے۔

اس کے کے بعد سیکرٹری تبلیغ نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ دوران سال گیارہ بیعتیں ہوئی ہیں یہ خالصتاً لجنہ کی کوشش سے بذریعہ تبلیغی پروگرامز ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ یہ تمام بیعتیں شعبہ نو مبائعات کے سپرد کر دی گئی ہیں اور وہ نہ صرف رابطے میں ہیں بلکہ نماز قرآن بھی سیکھ رہی ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صحت جسمانی نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا ان کا تعلق نائجیریا سے ہے وہ روزانہ چھ میل واک کرتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی ممبران روزانہ ورزش کرتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ 1274 ممبرات ایسی ہیں جو باقاعدگی سے ورزش کرتی ہیں۔

اس کے بعد معاونہ صدر برائے پبلک افیئرز نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا امسال اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بڑے پیمانے پر ایک ویبینار کروایا گیا جس میں بہت سے سرکاری اور دیگر افسران و ملازمین وغیرہ نے شرکت کی۔ اس میں شاملین کو اسلام میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آگاہ کیا گیا۔اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو طالبعلموں کے ذہنوں سے نکالنے کے لیے مدد اور اس کے علاوہ عید کے تہوار کو مقامی کیلنڈر میں شامل کروانے کی کوشش کی گئی اور مقامی اسکولوں کے سلیبس میں اسلام پر کتابیں شامل کروانے کی کوششوں پر بھی زور دیا گیا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ ویبینار میں 65 پبلک آفیشل شامل ہوئے اور اس کا مثبت فیڈ بیک ملا ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری وقف جدید نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا اس سال 675,011 ڈالر کی رقم وقف جدید کی مد میں اکٹھی کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کی جانب سے اکٹھی کی گئی کل رقم میں ایک بٹا تین حصہ لجنہ کی طرف سے ہونا چاہیے۔

بعد ازاں معاونہ صدر واقفات نو نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ کل 883واقفات نو ہیں جن میں تقریباً 600 ایسی ہیں جو 15 سال سے زائد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا انہوں نے اپنے وقف کی تجدید کر لی ہے؟ اس عمر میں آ کر ضروری ہے کہ وہ اپنے وقف کی تجدید کریں کہ کیا وہ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتی ہیں یا نہیں؟

اس کے بعد معاونہ ذرائع ابلاغ (Media Watch) نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ وہ لجنہ کو توجہ دلاتی ہیں کہ اخبارات میں اسلام احمدیت کے متعلق لکھیں اور اس حوالے سے ان کو جو بھی مدد درکار ہو وہ بھی کی جاتی ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری خدمت خلق نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق افریقہ میں ایک ماڈل ویلیج کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے 90 ہزار ڈالر کی رقم بھی اکٹھی کر لی گئی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر سیکرٹری خدمت خلق نے عرض کی کہ 1256 ممبرات مختلف پروگراموں میں رضا کارانہ خدمات پیش کرتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کے علاوہ کیا کام ہو رہے ہیں؟ سیکرٹری خدمت خلق صاحبہ نے بتایا کہ احمدی خواتین کے لیے ایک ”Are you ok“ پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کے تحت ہر ماہ خواتین سے ان کی خیریت اور ضروریات کے حوالہ سے پوچھا جاتا ہے اور ان کی مدد کی جاتی ہے۔حضور انور کی دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ مجموعی طور پر 5140 غیر از جماعت افراد کو اب تک مدد فراہم کی گئی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کس قسم کی مدد کرتے ہیں آپ لوگ؟ کیا صرف کھانا کھلاتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری خدمت خلق صاحبہ نے بتایا کہ ہم براہ راست نقد رقم اور کھانے کی صورت میں مدد کرتے ہیں۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے مزید بتایا کہ کچھ رقم ہم ہیومینٹی فرسٹ اور کچھ رقم خیراتی اداروں کو بھی دیتے ہیں۔ ان کی رپورٹ پر حضور انور

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

بعد ازاں نیشنل عاملہ کی ایک اعزازی ممبر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ لجنہ ہال کے حوالے سے صدر صاحبہ کی مدد کر رہی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلد از جلد اس کی تعمیر شروع کریں۔

موصوفہ نے مزید کہا کہ صد سالہ پروگرام کے حوالے سے بھی کام جاری ہیں۔جس میں حضور کی ہدایات کی روشنی میں نماز، قرآن اور پردہ پر خصوصی کام جاری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے جو صد سالہ جوبلی پروگرام کی مجھ سے منظوری لی تھی۔کیا اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے؟اس میں کچھ طویل مدتی منصوبے تھے اور کچھ قلیل مدتی منصوبے تھے۔آپ نے قلیل مدتی منصوبوں کے حوالے سے کیا کامیابی حاصل کی ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ کچھ منصوبوں پر کام جاری ہے۔جیسا کہ قرآن اور اس کے علاوہ ہم معروف خواتین کے حوالہ سے ایک ڈاکومنٹری بھی تیار کر رہے ہیں جس کا مقصد نوجوان لجنہ کی تربیت کرنا ہے۔

صدر صاحبہ کا سوال اور اس کا تشفی بخش جواب

میٹنگ کے آخر پر صدر لجنہ نے سوال کیا کہ احمدی خواتین اسلامی اصولوں کے تحت اپنے حقوق کا تحفظ کس طرح کر سکتی ہیں؟جیسا کہ مساجد میں خواتین کو الگ جگہ نہ دیا جانا یا گھریلو مسائل وغیرہ کی اس صورت میں کیا کیا جائے کہ اگر خواتین یہ سمجھتی ہیں ان کے مسئلہ کو مناسب طریقے سے نہیں ہینڈل کیا گیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں تک مساجد میں جگہ کا معاملہ ہے تو باجماعت نمازیں خواتین پر فرض نہیں ہیں لیکن وہ خواتین جو اکیلی مائیں ہیں یا وہ جو بچوں کو مسجد سے جوڑے رکھنے کے لئے ان کو ساتھ لے کر مسجد آنا چاہتی ہیں تو ان کو جگہ فراہم کرنی چاہیے۔ویسے بھی اکثر جگہوں پر نمازیوں کی تعداد کم ہی ہوتی ہے تو وہاں آپ ایک پردہ لگا کر باجماعت نماز میں شامل ہوسکتی ہیں اور جمعہ کی نماز پر جہاں جگہ ہے وہاں تو ٹھیک ہے لیکن جہاں جگہ نہیں ہے خواتین گھر پر ہی نماز ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک گھریلو مسائل اور گھریلو تشدد کے مسائل ہیں تو ان میں بعض اصلاحی کمیٹی اور بعض قضاء میں جاتے ہیں اور جو زیادہ گھناؤنے جرائم ہیں وہ عدالتوں میں جاتے ہیں۔ہر مسئلہ اس کی نوعیت کے مطابق حل کیا جاتا ہے۔اگر معاملہ قضاء میں جاتا ہے تو میں نے ان کو اجازت دی ہوئی ہے کہ لڑکی اپنے ساتھ کوئی بھی احمدی خاتون وکیل لے کے جاسکتی ہے یا خاتون جس کو وہ اپنے ساتھ اپنی سپورٹ کے لئے لے کر جانا چاہے۔اگر خاتون سمجھتی ہے کہ یہ درست نہیں ہے تو اس کے پاس اپیل کا حق ہے،اگر اس کا فیصلہ بھی نہیں ٹھیک لگتا تو پانچ رکنی بینچ کے سامنے اپیل کا حق رکھتی ہے،اگر اس بینچ کے فیصلے پر بھی اس کو تسلی نہیں ہوتی تو وہ یہ حق رکھتی ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کو اپیل کرسکتی ہے۔میرے پاس بہت سے کیسز آتے ہیں اکثر میں قاضی کا فیصلہ ٹھیک ہوتا ہے لیکن کسی کسی میں فیصلہ تبدیل بھی کیا جاتا ہے۔ہر کسی کو خوش نہیں کرسکتے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی چرب زبانی سے اپنے حق میں فیصلہ کروالے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ٹھیک ہے۔وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔آپ لوگوں کو اپنے ذہنوں سے یہ خیال نکالنا ہوگا کہ خواتین کے خلاف فیصلہ آنا غلط ہے۔بعض کیسز میں مردوں کے ساتھ بھی زیادتی ہوتی ہے ان کو بھی خواتین کی جانب سے تنگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

• نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی یہ میٹنگ چھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

• آج شام کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔علاوہ ازیں بقیہ صفحہ 10 پر

ایک سبق آموز بات

زندگی میں سادگی سے اور بہت بڑے بڑے فوائد کی طرح کفایت شعاری اور قناعت کی توفیق ملتی ہے۔
سادہ زندگی اُسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔
سادہ زندگی صرف کھانے یا لباس ہی پر اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ اس سے مثبت انداز فکر حاصل ہوتا ہے۔
خوراک اور لباس میں سادگی مخلوق خدا سے ہمدردی یعنی حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔

(عبدالباسط شاہد)

طلوع وغروب آفتاب

02 جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:37	17:50
مدینہ منورہ	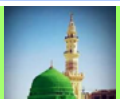	05:43	17:45
قادیان		06:02	17:36
ربوہ		05:42	17:16
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:37	16:07

فقہی کارنر

اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا

عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

نادان عیسائیوں کو معلوم نہیں کہ اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا بلکہ جہاں تک ممکن تھا اس کو دنیا میں سے گھٹایا۔اسلام سے پہلے نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں متعہ کی رسم تھی یعنی یہ ایک وقت خاص تک نکاح کرنا پھر طلاق دے دینا اور اس رسم کے پھیلانے والے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب تھا کہ جو لوگ لشکروں میں منسلک ہوکر دوسرے ملکوں میں جاتے تھے یا بطریق تجارت ایک مدت تک دوسرے ملک میں رہتے تھے۔ان کو موقت نکاح یعنی متعہ کی ضرورت پڑتی تھی اور کبھی یہ بھی باعث ہوتا تھا کہ غیر ملک کی عورتیں پہلے سے بتلا دیتی تھیں کہ وہ ساتھ جانے پر راضی نہیں اس لئے اسی نیت سے نکاح ہوتا تھا کہ فلاں تاریخ طلاق دی جائے گی۔پس یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ اس قدیم رسم پر بعض مسلمانوں نے بھی عمل کیا۔مگر وحی اور الہام سے نہیں بلکہ جو قوم میں پرانی رسم تھی معمولی طور پر عمل ہوگیا لیکن متعہ میں بجز اس کے اور کوئی بات نہیں کہ وہ ایک تاریخ مقررہ تک نکاح ہوتا ہے **اور وحی الٰہی نے آخر اس کو حرام کر دیا۔**

(نور القرآن 2۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 450)

(داؤد احمد عابد۔استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)